اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارھویں اسمبلی / پہلا اجلاس (تیسری نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 02/ مارچ 2024ء بمطابق ۲۰/شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ بروز ہفتہ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	قائد ایوان کا انتخاب۔	06
3	مورخہ 9 مارچ 2024ء کو ہونے والے صدارتی الیکشن اور مورخہ 14 مارچ 2024ء کو ہونے والے سینیٹ کے الیکشن کے لیے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے چیمبر (ہال) کو پولنگ اسٹیشن declare کرنا۔	06
4	گورنر بلوچستان کا حکم نامہ۔	41

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 02/ مارچ 2024ء بمطابق ۲۰/ شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ بروز ہفتہ،
بوقت صبح 11 بجکر 40 منٹ پر زیرصدارت کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر۔
بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ؕ

فَكَيۡفَ اِذَا جَمَعۡنٰهُمۡ لِيَوۡمٍ لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ ۚ وَ وُفِّيَتۡ كُلُّ نَفۡسٍ مَّا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ۝٢٥
قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الۡمُلۡكِ تُؤۡتِى الۡمُلۡكَ مَنۡ تَشَآءُ وَتَنۡزِعُ الۡمُلۡكَ مِمَّنۡ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنۡ
تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الۡخَيۡرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝٢٦

﴿ پارہ نمبر ۳ سُورَۃ آلِ عمران آیات نمبر ۲۵ اور ۲۶ ﴾

ترجمہ: پھر کیا ہوگا حال جب ہم اُن کو جمع کریں گے ایک دن کہ اس کے آنے میں کچھ شُبہ نہیں اور پورا پاویگا ہر کوئی اپنا کیا اور اُن کی حق تلفی نہ ہوگی۔ تو کہہ یا اللہ مالک سلطنت کے تُو سلطنت دیوے جس کو چاہے اور سلطنت چھین لیوے جس سے چاہے اور عزت دیوے جس کو چاہے اور ذلیل کرے جس کو چاہے تیرے ہاتھ ہے سب خوبی بیشک تُو ہر چیز پر قادر ہے۔ وَمَا عَلَيۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

جناب اسپیکر: جَزَاکَ اللّٰہ. نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم. اَمَّابَعْدفَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۔وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ. صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم۔

جناب اسپیکر: معزز اراکین! آئین کے آرٹیکل 130 شق 3 اور 4 جس کے قواعد وانضباط کار بلوچستان اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 15 کے ساتھ پڑھا جائے، کے تحت وزیر اعلیٰ کا انتخاب۔

جناب اسپیکر: مَیں قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے گوشوارہ ششم کے تحت وزیر اعلیٰ کے انتخاب سے متعلق طریقہ کار پڑھ کرسناتا ہوں تا کہ معزز اراکین اسمبلی کے لئے انتخابی عمل میں حصہ لینے میں آسانی ہو۔اب مَیں پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں گی تا کہ جو معزز اراکین اسمبلی ہال میں موجود نہیں ہیں وہ ہال میں تشریف لائیں، پلیز نمبر، اچھا! نمبر 2۔ گھنٹیاں بند ہونے کے فوراً بعد ایوان کی جانب تمام داخلی دروازے بند کر دیے جائیں گے اور تمام داخلی دروازں پر اسمبلی اسٹاف اُس وقت تک تعینات رہے گا جب تک ووٹوں کا مرحلہ مکمل نہیں ہو جاتا۔ اِس وقت تک اِن راستوں پر کسی کو اندر اور باہر جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ کے انتخاب سے قبل جن امیدواروں کے کاغذاتِ نامزدگی درست قرار پائے گئے اُنکے ناموں کا اعلان ایوان کے سامنے کیا جائیگا۔اس کے بعد میں اعلان کروں گا جو معزز اراکین اسمبلی جس امیدوار کے حق میں اپنا ووٹ ریکارڈ کرانا چاہتے ہیں، وہ دائیں جانب لابی میں جو وزیر اعلیٰ چیمبر کی جانب کھلتا ہے، میں تعینات اسمبلی سیکریٹریٹ کے آفیسرز، ٹیلرز جو ڈیسک پر موجود ہوں گے، کو اپنا ووٹ ریکارڈ کرائیں گے۔ ڈیسک پہنچنے پر مذکورہ قوانین کے تحت ہر رکن کو ڈویژن نمبر یعنی اُنکا حلقہ انتخاب دیا جائے گا۔ اُسکے بعد ڈویژن لسٹ میں اپنا نمبر جس کی بنا انکے نام پکارے جائیں گے، جب یقین ہو جائے کہ اُسکا ووٹ مناسب طور پر ریکارڈ ہو گیا تو معزز رکن اُس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں جائے گا، جب تک ٹیلر کی جانب سے آواز نہ دی جائے۔ اراکین اسمبلی اپنا ووٹ ریکارڈ کرانے کے بعد اُس وقت واپس اسمبلی ہال میں نہیں آئیں گے جب تک اسپیکر کو یہ تسلی ہو کہ ووٹوں کے خواہش مند تمام معزز اراکین اسمبلی نے اپنے ووٹ ریکارڈ کرالئے ہیں، تب اسپیکر یہ اعلان کرے گا کہ ووٹوں کا مرحلہ مکمل ہو گیا ہے۔ ووٹوں کا مرحلہ مکمل ہونے کے بعد سیکرٹری اسمبلی ڈویژن لسٹ میں سے ریکارڈ شدہ ووٹوں کی گنتی کرے گا اور ریکارڈ ووٹوں کا نتیجہ اسپیکر کو پیش کرے گا۔ اِسکے بعد مَیں یہ ہدایت دوں گا کہ دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں تا کہ جو معزز اراکین اسمبلی ووٹ ریکارڈ کرانے کے بعد اسمبلی ہال سے باہر چلے گئے ہیں وہ واپس ہال میں تشریف لے آئیں۔ جب گھنٹیا بند ہو جائیں تو اسپیکر اسمبلی کے سامنے ریکارڈ شدہ ووٹوں کے نتیجے کا اعلان کرے گا۔

جناب اسپیکر: اَب وزیر اعلیٰ کے انتخاب کا عمل شروع کرتے ہیں۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں تا کہ جو

معزز اراکین اسمبلی ہال میں موجود نہیں ہیں وہ ہال میں تشریف لے آئیں۔ مہربانی۔

(پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب اسپیکر: ابھی ہال کے دروازے بند کئے جائیں پلیز۔اَب مَیں قواعدو انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 18 کے تحت وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے لئے امیدواروں کے نام پڑھ کرسناتا ہوں۔ بروز جمعہ مورخہ یکم مارچ 2024ء کو وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے لئے کاغذات نامزدگی کیلئے قواعدوانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر (2)15 کے تحت شام پانچ بجے سے قبل تک کا وقت مقرر کیا گیا تھا۔وقتِ مقررہ کے دوران صرف سرفرازاحمد بگٹی صاحب، رکن بلوچستان اسمبلی کے حق میں چار کاغذاتِ نامزدگی برائے انتخاب وزیر اعلیٰ، سیکرٹری اسمبلی کو قاعدہ نمبر 15 کے ذیلی قواعد 2,3,4,5 اور 6 کے تحت موصول ہوئے جن میں نمبر ایک نواب ثناءاللہ زہری صاحب، رکن اسمبلی نے وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے لئے جناب سرفراز احمد بگٹی صاحب، رکنِ صوبائی اسمبلی کا نام تجویز کیا۔جبکہ نواب جنگیز خان مری صاحب، رکن اسمبلی نے اُن کی تائید کی۔

نمبر دو۔سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب، رکنِ اسمبلی نے وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے لئے جناب سرفراز احمد بگٹی صاحب، رکن صوبائی اسمبلی کا نام تجویز کیا۔جبکہ سردار سرفراز چاکر خان ڈومکی صاحب، رکن اسمبلی نے ان کی تائید کی۔

نمبر تین۔جناب علی محمد مدد جتک صاحب، رکن اسمبلی نے وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے لئے جناب سرفراز احمد بگٹی صاحب، رکن صوبائی اسمبلی کا نام تجویز کیا، جبکہ ظہور احمد بلیدی صاحب رکن اسمبلی نے ان کی۔تائید کی۔

نمبر چار۔ جناب پیٹرک مسیح، اقلیتی رکن اسمبلی نے وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے لئے جناب سرفراز احمد بگٹی صاحب، رکن صوبائی اسمبلی کا نام تجویز کیا۔جبکہ میر محمد عاصم کرد گیلو صاحب، رکن اسمبلی نے ان کی تائید کی۔

جناب اسپیکر: قواعدوانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء قاعدہ نمبر (1)16 کے تحت اسپیکر یعنی کہ مَیں سیکرٹری اسمبلی کو قاعدہ 15 کے تحت موصول شدہ کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال، امیدوار اور تجویز اور تائید کنندگان کی موجودگی میں کی۔جن میں سرفراز احمد بگٹی کی جانب سے جمع کرائے گئے چاروں کاغذاتِ نامزدگی برائے انتخاب وزیر اعلیٰ درست قرار پائے ہیں۔چونکہ مقررہ وقت تک جناب سرفرارز احمد بگٹی صاحب، رکن صوبائی اسمبلی کے ماسوا اور کسی امیدوار نے وزیر اعلیٰ کے عہدے کے لئے کاغذاتِ نامزدگی جمع نہیں کرائے ہیں۔لہٰذا مَیں قواعدوانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر (A)18 کے تحت اسمبلی کے روبرو اعلان کرتا ہوں کہ وزیر کے انتخاب کے لئے ایک ہی امیدوار جناب سرفراز احمد بگٹی صاحب، رکن صوبائی اسمبلی ہیں۔لہٰذا جو معزز اراکین اسمبلی جناب سرفراز احمد بگٹی صاحب، رکن صوبائی اسمبلی کو وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے لئے اپنا ووٹ ریکارڈ کرانا چاہتے ہیں وہ میری دائیں جانب کی طرف لابی

کی جانب تشریف لے جائیں۔اور ڈیسک پر تعینات اسمبلی آفیسر، ٹیلر کو اپنا ووٹ ریکارڈ کرائیں۔مہربانی کر کے شروع کر دیں۔

(اِس مرحلے پر تمام معزز اراکین اسمبلی نے فرداً فرداً اپنا ووٹ ریکارڈ کروایا)

جناب اسپیکر: اب مزید معزز اراکین اسمبلی اگر کوئی انتخاب میں حصہ لینا چاہتے ہیں تو مہربانی کر کے آجائیں آگے۔ آپ سے بھی request ہے، آپ بھی آگے آجائیں۔thank you

جناب اسپیکر: اب ووٹنگ کا عمل مکمل ہو گیا ہے۔سیکرٹری اسمبلی ریکارڈ شدہ ووٹوں کی گنتی کر کے مجھے پیش کریں please۔

(اِس مرحلے میں سیکرٹری اسمبلی نے ریکارڈ شدہ ووٹوں کی گنتی کر کے جناب اسپیکر کو پیش کی)

جناب اسپیکر: نتیجہ پیش ہوا۔اب دومنٹ کے لیے گھنٹیاں بجائی جائیں تاکہ جو معزز اراکینِ اسمبلی ایوان سے باہر چلے گئے ہیں وہ واپس تشریف لے آئیں۔ (گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہمارے پاس result آچکا ہے، اور اب مَیں وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے result کا اعلان کرتا ہوں۔اعلان سے پہلے آپ تمام معزز اراکین سے میری ایک گزارش ہے کہ اعلان کے بعد، مَیں اعلان کروں گا اور مَیں یہاں سے CM صاحب کو مبارکباد پیش کروں گا۔ آپ سب لوگوں نے اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھنی ہے۔ایک منٹ یا دومنٹ سے زیادہ ایوان کی کارروائی ہے وہ مَیں بیان کروں گا۔اُس کے بعد بے شک آپ مبارکباد دیں اسکے بعد جو حضرات بولنا چاہتے ہیں وہ سیکرٹری اسمبلی کے پاس اپنے نام ریکارڈ کروائیں، مہربانی۔اب مَیں وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے result کا اعلان کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: جناب سرفراز احمد بگٹی صاحب، رکن صوبائی اسمبلی کے حق میں 41 ووٹ ریکارڈ ہوئے ہیں۔لہٰذا مَیں جناب سرفراز احمد بگٹی صاحب کو اسمبلی کے کُل اراکین کی اکثریت کے ووٹوں کی حمایت حاصل کرنے پر قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر (2)18 کے تحت قائد ایوان، وزیر اعلیٰ بلوچستان منتخب ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔اور دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں۔مَیں نے آپ نے گزارش کی تھی مہربانی کر کے۔معزز اراکین اسمبلی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں، آپ کو ٹائم ملے گا۔پلیز مہربانی کر کے بیٹھیں کارروائی مکمل کر کے پھر آپ مبارکباد دے دیں۔اب مَیں جناب سرفراز احمد بگٹی صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ قائد ایوان کی کرسی پر تشریف لے آئیں۔

(قائد ایوان، وزیر اعلیٰ کی سیٹ پر بیٹھ گئے)

جناب اسپیکر: ایوان کی کارروائی۔

جناب اسپیکر: کوئی رکن اسمبلی مورخہ 9مارچ 2024ء کو ہونے والے صدارتی الیکشن اور مورخہ 14مارچ 2024ء کو ہونے والے سینٹ کے الیکشن کے لیے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے چیمبر ہال کو پولنگ اسٹیشن declare کرنے کی بابت قواعدوانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 180 جسے قاعدہ 231 کے ساتھ پڑھا جائے کے تحت تحریک پیش کریں۔

نواب ثناءاللہ خان زہری: میں، ثناء اللہ زہری، رکن صوبائی اسمبلی، قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 180 جسے قاعدہ 231 کے ساتھ پڑھا جائے، تحریک پیش کرتا ہوں کہ مورخہ 09مارچ 2024ءکوہونے والےصدارتی الیکشن اورمورخہ 14 مارچ 2024ءکوہونے والےسینٹ کےالیکشن کے لیے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے چیمبر کے ہال کو پولنگ اسٹیشن declare کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیاتحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذامورخہ 09مارچ 2024ء کو ہونے والے صدارتی الیکشن اور مورخہ 14مارچ 2024ء کو ہونے والے سینٹ کے الیکشن کے لیے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے چیمبر ہال کو پولنگ اسٹیشن declare کیا جاتا ہے۔اب جواراکین اسمبلی مبارکباد کے بعد تقریر کرنا چاہتے ہیں، وہ اپنا نام سیکرٹری صاحب کے پاس لکھوائیں۔

نواب ثناءاللہ خان زہری: بس اب مَیں نے کہہ دیا ہے سیکرٹری صاحب کو۔ جناب اسپیکر! مَیں مختصراً کروں گا اور دوسرے دوستوں سے request یہی کروں گا کیونکہ ہم نے جانا ہے، ہمارے چیئرمین صاحب بھی آرہے ہیں oath کے لیے۔تو تمام دوستوں سے یہی request ہوگی کہ وہ مختصراً بات کریں۔ پھر بعد میں اسمبلی چلتی رہے گی تو اُسمیں مبارکباد دینی ہوتو دیتے رہیں۔مَیں سب سے پہلے آپ کو بلامقابلہ منتخب ہونے پر، اسپیکر، بلوچستان اسمبلی مبارکباد دیتاہوں۔اوراُمید یہی کرتاہوں کہ جس طرح بلوچستان اسمبلی کی روایتیں رہی ہیں اُن کوملحوظ خاطر رکھتے ہوئے آپ اسمبلی کو impartial ہوکر اِس صوبے کی اسمبلی کو چلائیں گے۔اوراپنی بہن غزالہ گولہ کوبھی اپنی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جب آپ نہیں ہوں گے تو آپ کی جگہ پر وہ بیٹھی ہوں گی۔تو وہ بھی پارٹی سے ہٹ کے اِس ہاؤس کو impartial ہوکر چلائیں گی۔اورجو ہماری تمام اپوزیشن پارٹیاں اگراپوزیشن نہ ہواسمبلی میں، تو اسمبلی نہیں رہتی ہے۔ اپوزیشن کے دوستوں سے بھی مَیں یہی request کرتا ہوں کہ ہمارے دل میں اُنکے لیے وہی عزت ہے جو ہمارے

treasury benches کے لیے عزت ہوتی ہے۔ اور اُن سے بھی یہی request کروں گا کہ بلوچستان کی جو روایات ہیں، اُنکوملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے وہ انشاءاللہ بلوچستان کی روایات کوسامنے رکھیں گے اوراسمبلی کی کارروائی چلاتے رہیں گے۔ اِس کے ساتھ ساتھ مَیں میر سرفراز بگٹی کو آج جو اِس ایوان سے بھاری اکثریت سے منتخب ہوئے ہیں، اُنکودل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور جو فیصلہ ہوا ہے ہمارے چیئرمین نے فیصلہ کیا ہے، ہماری پارٹی کے Co-Chairman نے فیصلہ کیا ہے میر سرفراز بگٹی کے حق میں، تو ہم اُسکودل سے تسلیم کرتے ہیں۔ اورکوشش کریں گے کہ اِس حکومت کو اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر چلانے کی کوشش کریں گے۔ اور جہاں خوبیاں ہوں گی اُنکی تعریف کریں گے اور جہاں خامیاں ہوں گی وہاں side میں لے جا کر میر سرفراز کو بتائیں گے کہ یہاں آپ نے یہ کرنا ہے اور آپ نے یہ نہیں کرنا ہے۔ اوراپوزیشن کو مَیں اپنی طرف سے یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ ہم اُن کے ساتھ کوئی متوازی جوسلوک ہوگا وہ نہیں ہونے دیں گے، اِنشاءاللہ، آپ اپوزیشن میں بیٹھیں بھی آپ کا right ہے آپ treasury benches پر بیٹھیں وہ آپ کا right ہے لیکن جو right میرا ہے مَیں یہاں بیٹھا ہوں منتخب ہوکر آیا ہوں آپ بھی منتخب ہوکرآئے ہیں، آپ کا بھی وہی حق ہے۔ اور جو ہماری لیڈیز ہیں وہ بھی جب اِس ہال کے اندر آتی ہیں چاہے وہ سینیٹ ہو یا اسمبلی کا وزیراعلیٰ کا ووٹ ہو، چاہے کوئی اور بل پر کوئی ووٹ ہو، وہ بھی اُن کی بھی وہی ووٹ کی حیثیت ہے جو میرے ووٹ کی حیثیت ہے جو وزیراعلیٰ کے ووٹ کی حیثیت ہے۔ تو اِنہی الفاظ کے ساتھ مَیں آپ کو، اپنی بہن غزالہ گولہ کو اور میر سرفراز کا چونکہ آج ہوا ہے الیکشن، اُسکودل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مختصر کروں گا کیونکہ ہم نے پھر بعد میں جانا بھی ہے یہاں سے، چیئرمین صاحب ہمارے آرہے ہیں۔ اِنہی الفاظ کے ساتھ مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: thank you جناب نواب ثناءاللہ زہری صاحب۔ جی میر ضیاء لانگو صاحب۔

میر ضیاءاللہ لانگو: اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔ مَیں سب سے پہلے آج اپنی طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے میر سرفراز خان بگٹی کو قائدایوان منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور یہی توقع رکھتا ہوں کہ جس طرح اِس ایوان نے اُن پر اعتماد کیا ہے کہ بلوچستان جیسے پسماندہ صوبے کے جو مسائل ہیں اُن کے حوالے سے میر سرفراز خان کی جو صلاحیتیں ماضی میں رہی ہیں جو بلوچستان کے حوالے سے اُن صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر جو بلوچستان کے مسئلے ہیں، ہم سب ایوان کو ساری پارٹیوں کو ایک ساتھ لیکر اِنشاءاللہ بلوچستان کے مسئلوں کو حل کریں گے اور ایک مرتبہ پھر اُنکو اپنی پارٹی کی طرف سے اور تمام بلوچستان کے عوام کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: Thank you۔ سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ مَیں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی مسلم لیگ (ن) کی طرف

سے میر سرفراز خان بگٹی کو قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جو مخلوط حکومت بنائی گئی ہے ہم ایک ہی کشتی کے سوار ہیں۔ مَیں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے یہ یقین دلاتا ہوں میر صاحب کو ہم ہر موڑ پر اِنکے ساتھ تعاون اور ساتھ ہوگا۔ پہلے بھی میں نے عرض کی کہ اُس طرف بیٹھے ہوئے جب division ہوگی اپوزیشن کی، ہمارے قائد میاں نواز شریف اور میاں شہباز شریف کا شروع دن سے یہ وعدہ یا اِس کو آپ جو بھی نام دیں کہ ہم سب کو ساتھ لیکر چلنے والے لوگ ہیں۔ جو بھی شخص یہاں فلور پر بیٹھا ہے وہ سب منتخب ہو کر آئے ہیں کوئی اپنے حلقوں سے منتخب ہو کر آیا ہے کوئی اسپیشل سیٹوں سے منتخب ہو کر آیا وہ بھی اُتنے ہی برابری کے حقوق انکے ہیں جیسے نواب صاحب نے کہا کہ چاہے وہ اقلیت ہے خواتین ہیں یا اپوزیشن کے ہیں۔ تو مَیں سمجھتا ہوں کہ اِنشاء اللہ مجھے اُمید ہے کہ میر صاحب سب کو ساتھ لیکر چلیں گے۔ بلوچستان کی اپنی روایات ہیں، ہم کوشش کریں گے کہ اُن روایات کو برقرار رکھیں، احترام کا رشتہ یہاں قبائلی نظام کا ایک سسٹم ہے، اُسکو برقرار رکھتے ہوئے جس حد تک ہم آگے بڑھ سکتے تھے اجازت دی جائیگی اِس حد تک ہم جا سکتے ہیں تو انشاء اللہ ہمارا پوری اسمبلی کے ساتھ وہی تعاون ہوگا۔

جناب اسپیکر صاحب! مجھے بڑے دُکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ بلوچستان کا ایک قد آور، ایک پارٹی کا سربراہ، وہ بار بار غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کرتا ہے۔ پچھلے دنوں اُس نے اپنی ایک تقریر میں ہمارے قائدین کے بارے میں بدزبانی کی، غلیظ الفاظ استعمال کیے، کل اُس نے قومی اسمبلی میں افواج پاکستان کو کہا کہ یہ بدکردار افواج، ہمیں اپنی افواج پہ فخر ہے، وہ ہماری جان ہیں، ہماری روح ہیں، اُن کی قربانیوں کی وجہ سے آج ہم اِس ملک میں ایک آزاد شہری کی حیثیت سے۔ وہ ہماری سرحدوں کی حفاظت کرتی ہیں، ہماری حفاظت کرتی ہیں، اپنی جانوں کو نذرانے پیش کرتی ہیں، تو سب سے بڑا کردار تو اُن کا ہے ہمارے ہر ہر قدم پر آزادی کے قدم پر، رہنے سہنے کے قدم پر، جینے کے قدم پہ، تو میں کہتا ہوں کہ جو افواج پاکستان کو بدکردار کہے گا سب سے بڑا بدکردار وہ شخص ہے اور میں فخر سے کہتا ہوں کہ افواج پاکستان زندہ باد، اُن کو یہ چیزیں زیب نہیں دیتیں، بولنا ہمیں بھی آتا ہے، ہمارے پاس بھی ماضی کے ریکارڈ ہیں مَیں آج اِس فلور پر اُن کی وہ تاریخی، جو کردار تھے وہ میں یہاں بیان کرسکتا ہوں، کہ جب پاکستان بن رہا تھا تو اِن کے بڑوں کا کیا کردار تھا لیکن میں روایت کا حامی اور پاسدار ہوں، مَیں ماضی میں نہیں جانا چاہتا، اگر آئندہ اُنہوں نے اِس ملک کے بارے میں، افواج کے بارے میں یا ہمارے قائدین کے بارے میں، چاہے وہ پیپلز پارٹی کے قائدین ہیں (ن) لیگ کے قائدین ہیں، بلوچستان عوامی پارٹی کے قائدین ہیں یا کوئی بھی پارٹی کے، کوئی غلط الفاظ استعمال کرے گا پھر ہم بتائیں گے اُنکو کہ اُنکا کیا کردار ہے اُن کے بڑوں کا کیا کردار ہے۔ تو آخر میں ایک دفعہ پھر میں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور اُمید رکھتا ہوں کہ ہمارے سینئر نواب ثناء اللہ زہری جیسے قد آور شخصیات بیٹھے ہیں اِس حکومت کی وزیر اعلیٰ کی قدم قدم پر وہ

رہنمائی کریں گے۔شکریہ۔

جناب اسپیکر: Thank you۔جی صادق عمرانی صاحب

میر محمد صادق عمرانی: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔جناب اسپیکر! آج یہاں ایک اور سیاسی عمل جو شروع ہوا تھا وہ اِس پارلیمنٹ اِس ایوان کے اندر تمام اراکین اسمبلی نے قائد ایوان سرفراز بگٹی کو منتخب کیا جو کہ ہماری پارٹی کے ہیں پاکستان پیپلز پارٹی سے، یہاں ایک اُن کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔بلوچستان کے اندر ماضی میں جو کچھ ہوا اُس سے آپ بخوبی واقف ہیں۔بلوچستان کے حالات، بلوچستان کے اندر جو کچھ ہوا، ہمیں یا اپوزیشن میں جو دوست بیٹھے ہیں، ڈاکٹر مالک صاحب کی بھی ہم عزت واحترام کرتے ہیں۔ہمیں تمام اراکینِ اسمبلی کو مل جل کر اِس صوبے کی ترقی خوشحالی امن کے لیے مل جل کر کام کرنا چاہیے۔اچھی تجاویز لے کر آئیں تاکہ صوبے کے اندر ایک بھائی چارے کی فضا قائم ہو۔یہاں جو صورتحال ہے ہمیں اِن پانچ سال کے اندر یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ایک ماضی کی حکومت ہو اور موجودہ حکومت کے درمیان جس کی ہم سب ٹیم کا حصہ ہیں ایک بہتر نتیجہ صوبے کے عوام کو دے سکیں۔مواصلاتی نظام اور تعلیمی نظام کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے، صحت کی ضرورت ہے، یہاں پورے صوبے کے اندر آپ دیکھ لیں کہ جہاں جہاں ہسپتالیں ہیں اُن کی کارکردگی اِنتہائی غیر تسلی بخش ہے۔ڈاکٹرز ہیں تو وہ ڈیوٹی نہیں دیتے، نرس ہیں تو وہ اپنی ڈیوٹیاں نہیں دے رہی ہیں۔تو ان حالات کو مدنظر رکھ کر ہمیں مل جل کر پالیسی بنانی چاہیے تاکہ صوبے کے اندر ترقی، امن اور خوشحالی آسکے۔میں ایک بار پھر جناب اسپیکر!، سرفراز بگٹی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے یہاں اِس صوبے کے اندر جمہوریت کی بحالی کے لیے، پارلیمنٹ کی بالادستی کے لیے، قانون کی بالادستی کے لیے طویل جدوجہد کی اور قربانیاں دی ہیں۔اور آج پیپلز پارٹی اگر وفاق میں جمہوری تقاضوں سے ہٹ کر غیر جمہوری راستہ اختیار کرتی تو آج وہاں کوئی وفاق کے اندر حکومت نہیں بنتی۔پیپلز پارٹی نے جمہوری روایات کو برقرار رکھتے ہوئے موجودہ حکومت کو (ن) کی حکومت کو offer دی کہ آپ حکومت بنائیں، ہم آپ کو ووٹ کریں گے۔تو یہی تقاضا ہم اپوزیشن سے یا بلوچستان سے تعلق رکھنے والی دیگر پارٹیوں سے بھی کرتے ہیں وہ بھی رضا کارانہ طور پر موجودہ حکومت کو support کریں تاکہ ہم سب مل جل کر اِس صوبے کی ترقی کے لیے کوئی کام کرسکیں۔والسلام۔

جناب اسپیکر: Thank you۔مولوی نوراللہ صاحب۔

مولانا نوراللہ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔(عربی) جناب اسپیکر! مَیں اپنی طرف سے اور قلعہ سیف اللہ کے عوام کی طرف سے نئی ذمہ داری کی سپردگی پر جناب سرفراز احمد بگٹی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔اور دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی رہنمائی و اعانت فرما کر بلوچستان کے عوام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔آخر میں اُن سے امید کرتا ہوں

کہ وہ اپنی دینی ہدایات پر کاربند ہوتے ہوئے مظلوم اور مسائل سے دوچار، تکلیف میں مبتلا بلوچستانی عوام کی خدمت اُن ہدایات کی روشنی میں کریں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں حکم دیتا ہوں کہ آپ امانت اپنے حق دار تک پہنچا دیں۔ اور عرض ہے آخر میں کہ اس نمائندہ ہاؤس بلوچستان کے عوام کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ تمام مظلوم مسلمان خواہ وہ کشمیر ہو یا فلسطین کا ہو یا امت مسلمہ کے دیگر ممالک کے مظلوم مسلمان جو کفر کے ظلم کے جبر کی چکی میں پس رہے ہیں شہید ہو رہے ہیں خصوصاً اس وقت فلسطین کے مسلمان اور غزہ کے مسلمان جس کرب و علم سے دوچار ہیں، جس ظلم و بربریت سے اسرائیل کے مظالم سے تباہ و برباد ہو رہے ہیں، مَیں آپ سے اور ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ اللہ کفر کے ظلم کے خاتمے کے لئے اور مظلوم مسلمانوں کی آزادی کے لئے تمام اُمت مسلمہ کو توفیق دے کہ وہ اپنے بھائیوں اور مظلوم انسانوں کی مدد کر سکے اور ایوان سے درخواست ہے کہ فلسطین کے شہیدوں کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ والسلام۔

جناب اسپیکر: جی مولوی صاحب۔

(فلسطین کے شہیدوں کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! شکریہ آپ کا۔ جی زمرک خان صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۔ سب سے پہلے تو میں نومنتخب وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی صاحب اپنی طرف سے اور عوامی نیشنل پارٹی کی طرف سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور اس امید کے ساتھ کہ وہ بلوچستان کے عوام اور پوری پارلیمنٹ کے ساتھ لے جانے میں کامیاب ہو جائینگے۔ جناب اسپیکر صاحب! تین چار منٹ آپ کا لوں گا بلوچستان کے حوالے سے مرکز کے حوالے سے کہ ہم یہاں منتخب ہوتے ہوئے یہاں جب بیٹھے ہوئے ہیں ہم پر عوام نے جو اعتماد کیا ہوا ہے پانچ سال کے لئے، اسمیں ہمارے تجربہ کار ہمارے سینئر سیاستدان یہاں بیٹھے ہوئے ہیں جسمیں ہمارے ساتھ پچھلے دور میں وزیر اعلیٰ رہ چکے ہیں نواب ثناء اللہ صاحب، ڈاکٹر مالک صاحب، نواب اسلم رئیسانی صاحب بیٹھے ہیں انکے ساتھ میں نے خود بھی کام کیا ہے اور میر قدوس بزنجو صاحب، جام کمال صاحب کچھ ایسی چیزیں میں آپ کو بتاؤں گا۔ کہ اپنے تجربے کی بنیاد پر میں میر سرفراز بگٹی صاحب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہم 2008ء میں منتخب ہوئے تو اُس وقت بلوچستان کے پاس تنخواہوں کیلئے پیسے بھی نہیں تھے۔ نواب اسلم رئیسانی صاحب آگے ہوتے تھے اور ہم اُن کے پیچھے اسلام آباد جاتے تھے تو اپنی تنخواہوں کے لئے بھیک مانگتے تھے اور جب 2010ء میں NFC award اٹھارہویں ترمیم کے تحت جب پیپلز پارٹی کا دور تھا اس پر میں ذکر کرنا چاہتا ہوں کیونکہ بلوچستان کی حالت کچھ بہتر ہوئی جس میں ہمارا سب سے بڑا مطالبہ عوامی نیشنل پارٹی کا یہی تھا کہ ہمیں صوبائی خودمختاری چاہیے ہمیں پشتونخواہ نام چاہیے جو پشتونوں کی ایک شناخت ہوتی ہے یہاں حالانکہ یہ نہیں ہے یہ ایک مشترکہ ملک ہے جس میں ہر ایک کو اپنے

democratic طریقے سے اپنے حق اور اپنے اصول کے لئے آواز اٹھانی چاہیے۔ ہم جب کہتے تھے ''کہ جی پشتونستان یا پشتونخوا چاہیے''۔ تو ہمیں غدار کا لقب دیا جاتا تھا حالانکہ ہم اس ملک میں پیدا ہوئے ہیں اور اس مٹی سے پیدا ہوئے ہیں اور اسی مٹی میں ہمیں دفن ہونا ہے ہم یہاں غداری نہیں کر سکتے لیکن حقوق کی بات کرتے ہیں ہمیشہ ہم نے اپنے اصول کی بات کی ہے تو تب چیئر مین president پیپلز پارٹی آصف زرداری صاحب کی قیادت میں اور اس وقت اسفندیار ولی خان اور یہاں جو ہمارے چیف منسٹر نواب اسلم رئیسانی صاحب ہم نے مل کے اُس اٹھارہویں ترمیم کو پاس کرنے میں کامیابی حاصل کی اس میں ہماری پارٹی آج بھی زرداری صاحب کا مشکور ہے کہ اُنہوں نے ہمیں پشتونخواہ صوبہ جو دنیا کے نقشے میں اپنی شناخت ہے اُس کو کر دیا تو کیا اس میں ہم غدار ثابت ہوئے یا ہم نے اس ملک کی توڑنے کی بات کی یہی ایک تاریخ ہے کہ صوبائی خودمختاری ہمیں یہ کہا جاتا تھا ''کہ ملک توڑنے کی بات کر رہے ہیں''۔ جب ہم پختونخوا کی بات کرتے تھے، کہتے تھے ''کہ جی یہ ملک کے غدار ہیں''۔ نہیں ہم یہاں پیدا ہوئے ہیں اور اس صوبے کے حقوق کے لئے اور اس صوبے کے مفاد میں ہم بات کرتے ہیں۔ 77 سال ہو گئے اس ملک کو بنتے ہوئے کتنی محرومیوں کا ہمیں سامنا ہے یہاں ہر ایک نے اپنے گھر سے شہداء بھی دیے ہیں اس خطے کے لئے دیے ہیں چاہے وہ پہاڑوں پر بیٹھے ہوئے ہیں چاہے وہ نیچے بیٹھے ہوئے ہیں میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ وہ اس صوبے سے تعلق نہیں رکھتے ہمیں کس طریقے سے اُن کو منانا ہے ہم نے اس صوبے میں کس طرح امن وامان برقرار رکھنا ہے۔ کیونکہ یہ صوبہ بلوچستان یہاں جو انسان رہتے ہیں اُس انسان کی اہمیت ہے اس زمین پر اس بلوچستان میں اور اس بلوچستان کی زمین پر جو ہم رہتے ہیں اس زمین کی اپنی اہمیت ہے۔ یہ آدھا پاکستان ہے اس ملک کا 45% جو land ہے وہ پاکستان کا ہے اس صوبہ کی جو اہمیت ہے strategic وہ پاکستان میں اپنی اہمیت رکھتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ ہمارا دشمن مضبوط ہے لیکن دشمن ہم پر حملہ اور وار کرتا ہے خاص کر بلوچستان کو ٹارگٹ بنانے کے لئے۔ تو ہم نے ہمیشہ جب مل کے یہاں حکومت بنائی ہے ہم نے اس حکومت کے ساتھ اس بنیاد پر دیا ہے عوامی نیشنل پارٹی نے کہ یہاں ہم عوام کے حقوق کا تحفظ کر سکیں۔ عوام کو وہ مفادات جیسے کہ اُن کی جو basic requirement ہے اُس کی بنیاد کیا ہے کیا چاہتے ہیں کہ عوام آج ہم 65 کے ایوان میں اگر ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں تو آپ سرفراز بگٹی صاحب آپ سے کیا چاہتے ہیں آپ پانچ سال میں کس طرح ان منتخب نمائندوں کو لیکر چلیں گے اور ان منتخب نمائندوں کے جو اپنے علاقے سے اٹھا کے یہاں مسائل لاتے ہیں اُن کو ہم کس طریقے سے حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ ان محرومیوں کو ہم 77 سال میں ختم ہوئے ہیں نہیں ہوئے ہیں۔ لیکن آپ نے ایک کام کرنا ہے یہ میں شاید میں جو اپنی تجویز دے سکتا ہوں میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ وہ صحیح ہو گا شاید اُسمیں غلطیاں بھی ہونگی۔ لیکن میں اپنی قابلیت یا اپنے تجربے کی بنیاد پر آپ سے یہ کہتا ہوں کہ چاہے جدھر بھی بیٹھے

ہوئے ہیں بلوچستان سے بلوچستان کا فرزند ہوتے ہوئے اُن کا آپ نے خیال رکھنا ہوگا اُن کو منانے کی کوشش کرنی ہوگی اُن کو قومی دائرے میں لانے کی کوشش کرنی ہوگی اُن سے مذاکرات کرنے کی، کیونکہ ہم table talks کے حامی ہیں ہم پرامن لوگ ہیں ہم عدم تشدد باچا خان کے پیروکار ہے ہم نے تشدد سے نفرت کی ہے اور ہم ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ اس صوبے کا جو حل ہے اس صوبے کو پرامن بنانے کے لئے ہمیں تشدد سے نفرت کرنا ہوگی ہمیں بندوق کے زور پر یہاں حکومت نہیں کرنی ہوگی ہم نے یہاں ایک قبائلی روایات جو ہمارا صوبہ ہے جس میں ہمارے پشتون بلوچ روایات ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے ہم صوبے کو آگے چلانے کی کوشش کریں گے یہاں جب یہ پہلا قدم آپ کا ہوگا ہم آپ کے ساتھ اس بنیاد پر دینگے کہ جی آپ نے امن وامان کا مسئلہ کس طرح حل کرنا ہے۔ چاہے جو بھی ہو یہاں sectarian بنیاد پر لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں یہاں قومیت کی بنیاد پر ہوتے ہیں یہاں تعصب اور نفرت کو ہوا دینے کی جو ایک بہت بڑی سازش کی جارہی ہے، ہم نے اُس کو کس طرح control کرنا ہے سب سے پہلا کام میں request کرتا ہوں نواب صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارے پرانے پارلیمنٹیر یز اور ہمارے پرانے چیف منسٹرز بیٹھے ہوئے ہیں اُن سے یہ کہتا ہوں کہ ہم سب مل کے چاہے ہم اپوزیشن میں ہوں یا treasury benches میں ہمیں آپ کے ساتھ دینا ہوگا دوسرے مرحلے میں سب سے پہلا جو بلوچستان کے عوام غریب ہیں یہاں غربت کو آپ نے دیکھنا ہوگا۔

جناب اسپیکر: زمرک خان صاحب please kindly short کریں۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: یہاں آپ نے ایجوکیشن اور ہیلتھ پر توجہ دینی ہوگی یہ بلوچستان کے عوام کی آواز ہے۔ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ عوامی نیشنل پارٹی آپ کے ہر اُس قدم میں جو بلوچستان کے عوام کے مفاد میں ہو آپ کا ساتھ دے گا اور ہمیشہ ساتھ دیتا رہے گا اور میں اتنا کہہ دوں کہ میر سرفراز صاحب چاہے یہاں اپوزیشن میں ہمارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں چاہے treasury benches میں بیٹھے ہوئے ہیں آپ مشاورت کے ساتھ ایک کمیٹی کی صورت میں آپ کم از کم سیاسی امور میں امن وامان کے امور میں ان کو ساتھ لیکر چلیں ان کی تجاویز کو سامنے رکھتے ہوئے آگے چلیں اللہ نے آپ کو کامیابی دی اور ہماری دعا ہے کہ اس صوبے کو اپنی خدمات پیش کریں اور اُس میں کامیابی ملے۔

جناب اسپیکر: thank you زمرک خان صاحب۔ جی ظہور احمد بلیدی صاحب۔

میر ظہور احمد بلیدی: شکریہ جناب اسپیکر! سب سے پہلے میں میر سرفراز احمد بگٹی صاحب کو بارہویں صوبائی اسمبلی کا قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میر سرفراز بگٹی صاحب اس میں کوئی شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ اُن میں بھرپور انداز میں قائدانہ صلاحیت موجود ہے۔ اس کے علاوہ میں بلوچستان کے عوام کا بے حد شکر گزر ہوں کہ اُنہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی پر اعتماد کیا اور پاکستان پیپلز پارٹی کے قائد کے منشور کو سراہتے ہوئے اُن کو mandate دیا اس کے

ساتھ جو ہمارے coalition partners ہیں اُن کا بھی شکر گزر رہوں کہ اُنھوں نے پاکستان پیپلز پارٹی کو صوبے کی lead role دینے پر رضا مندی ظاہر کی اور آج سرفراز احمد بگٹی صاحب کو منتخب کیا۔ چونکہ اس صوبے میں بہت زیادہ مسائل ہیں governance کی ایک ابتر صورتحال ہے ترقیاتی عمل تقریباً منجمد ہو چکا ہے سیاسی عدم استحکام کا شکار ہے صوبہ دہشتگردی کا شکار ہے۔ تو مجھے اس بات پر کوئی شک نہیں کہ سرفراز احمد بگٹی صاحب اپنی قائدانہ صلاحیتوں کو منواتے ہوئے ان تمام مسائل کو حل کرنے کی بھر پور کوشش کریں گے اور اُن کے ساتھ جو بھی جماعتیں ہیں اس میں اُن کا ہاتھ بٹائیں گے ہماری جمہوریت کا جو ایک سلسلہ ہے جو 1970ء سے چلتا ہوا 2024ء تک اُسمیں ہم نے بہت سے نشیب وفراز دیکھے ہیں اور میں اس پوری اسمبلی کے اراکین جو آئے ہیں بیشک وہ کسی بھی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہوں یا کسی بھی area سے تعلق رکھتے ہوں۔ آج الحمدُللہ یہ اسمبلی بڑی energetic seasoned نوجوان، خواتین سے بھری ہوئی ہے جو ہمارے بزرگ seasoned politician ہیں اُن سے ضرور ہم جیسے جونیئرز کو سیکھنے کا موقع ملے گا اور جو اعتماد ہمارے عوام نے ہمارے ووٹرز نے ہمارے حلقوں نے ہم پر کیا ہے اور ہمیں جو موقع فراہم کیا ہے اور انشاءاللہ ہم پوری اسمبلی کی کوشش یہی ہوگی کہ اُن پر پورا اترنے کی کوشش کریں گے۔ جس طرح ہمارے اکابرین نے یہ پہلے کہا کہ اسمبلی میں treasury اور اپوزیشن بنچز دونوں کا ایک اپنا احترام ہے حکومتی بنچز اُس کا کام صوبے کی حالت صوبے کی governance اور صوبے کو ایک اچھی حکمرانی دینی ہے اور اپوزیشن بینچز کو اُن مسائل کی نشاندہی کرنا اور جہاں اُن کو نظر آئے کہ کوئی کمی وکوتاہی حکومت کی جانب سے رہی ہوگی اُس کی نشاندہی کرنا اُن کا فرض ہے۔ تو یہ باہمی احترام کے ساتھ امید کرتا ہوں اسمبلی اور حکومت treasury benches اپنی 5 سال مدت پوری کریگی اور صوبے میں سیاسی استحکام لانے میں بھرپور کردار ادا کریں گے۔ صوبے کی تعمیر وترقی، صوبے کی جو محرومیاں ہیں اُنکو مدنظر رکھتے ہوئے قانون سازی اور پالیسی سازی کریں گے تاکہ اس کا فائدہ صوبے کے تمام رہنے والے لوگوں کو چاہے وہ مزدور طبقہ ہو چاہے وہ کسان طبقہ ہو، چاہے وہ کارکن ہو چاہے وہ زراعت کے پیشے سے تعلق رکھتا ہوں چاہے وہ شہروں میں رہنے والے لوگ ہوں، چاہے وہ دیہات میں رہنے والے لوگ ہوں سب کی نظریں اور سب کی امیدیں اس اسمبلی پر مرکوز ہیں۔ اور قائد اایوان صاحب سے امید ہے وہ صوبے کو ترقی کی راہ پر گامزن کریں گے۔ صوبے کے مسائل حل کریں گے پچھلے ادوار کے بہت سے ایسے ایشوز ہیں جو حل طلب ہیں اور خصوصاً یہاں بے روزگاری کا مسئلہ ہے بہت سی شکایتیں موصول ہوتی رہتی ہیں پچھلی حکومتوں میں ہمیں یہاں روزگار فراہمی کا جو طریقہ کار رہے وہ ٹھیک نہیں ہے لوگ اعتراض کرتے رہے ہیں اس پر سب سے پہلے پالیسی سازی کریں گے۔ اور صوبے کے ان نوجوانوں کو اور ان حق داروں کو میرٹ پر نوکریاں دیں گے اور اس کے علاوہ ہمارا جو ترقیاتی عمل ہے وہ کئی دہائیوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ اس کا نہ سر ہے نہ پیر ہے اور ایک غیر

متوازی اور ایک ترقیاتی عمل مختلف حکومتوں نے جو دیا ہے اس کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ اور میری یہی امید ہوگی اور مجھے یقین ہے کہ قائد ایوان صاحب ان تمام مسائل کو جو لوگوں کو درپیش ہیں ان کو حل کریں گے اور ان کی موجودگی میں بلوچستان ایک درست سمت کی جانب بڑھے گا اور مجھے اس بات پر کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قائد ایوان میں بہت سی صلاحیتیں رکھی ہیں، پڑھے لکھے ہیں energetic ہیں visionary ہیں، اور تمام تر صلاحیتیں انشاءاللہ وتعالیٰ صوبے کے عوام کو فائدہ پہنچائیں گے۔ میں اُن کو تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔ جی سلیم کھوسہ صاحب۔

میر سلیم احمد کھوسہ: شکریہ۔ مَیں میر سرفراز بگٹی صاحب کو قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ کرسی یہ عہدہ پھولوں کا سیج نہیں ہے یہ کانٹوں کا سیج ہے۔ کیونکہ بلوچستان میں بہت ایشوز ہیں۔ بہت معاملات ہیں جن کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ان میں یہ capability ہے کہ صوبے کے لاء اینڈ آرڈر کو سب سے زیادہ ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے وہ صلاحیتیں اُن میں موجود ہیں۔ کیونکہ ان کو ہم نے دیکھا as a home minister یہاں یا فیڈرل میں انٹیریئر منسٹری جو انہوں نے سنبھالا جو انہوں نے ملک اور صوبے کی خدمت کی تو میں سمجھتا ہوں کہ اللہ پاک نے انکو کافی صلاحیتیں دی ہوئی ہیں تو یہ صوبے کے معاملات کو ٹھیک کرنے کی اپنی طرف سے کوشش بہت زیادہ کریں گے جہاں اس چیز کو ٹھیک کرنا ہے ہمارے بہت سارے ڈیپارٹمنٹس میں بھی خرابیاں ہیں ان کو بھی ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ سب سے زیادہ میں سمجھتا ہوں دو ڈیپارٹمنٹس میں، مَیں تو گزارش کروں گا قائد ایوان صاحب کو ان پر ایمرجنسی لگا کر ان basis پر ٹھیک کریں، ایک ایجوکیشن ایک ہیلتھ۔ آج جس صدی میں ہم رہتے ہیں گورنمنٹ کے اسکولوں کا حال اگر آپ rural area میں دیکھیں تو آج بھی ہمارے بچے ٹاٹ پر بیٹھ کر پڑھتے ہیں آج سے 45 سال پہلے جب ہم پڑھتے تھے آج بھی ہمارا وہی حال ہے۔ ان چیزوں کو ایمرجنسی basis پر ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ معاملات پچھلے ادوار میں بھی کوشش ضرور کی ہوگی لیکن آج جو ہم جتنے بھی دوست یہاں منتخب ہو کر آئے ہیں آپ یقین کریں جناب اسپیکر صاحب! اس دفعہ ہم نے اپنے لوگوں کی آنکھوں میں غصہ دیکھا تکلیف دیکھی۔ کیونکہ جس طرح ڈیلیوری کرنی چاہیے اس صوبے کے لیے جس طرح لوگوں کی خدمت کرنی چاہیے تو میں سمجھتا ہوں وہ نہیں ہو سکا۔ اس کے لیے آپ کو بہت زیادہ جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔ جہاں بلوچستان کے بہت سارے معاملات ہیں ان کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ وہاں ہمارے ڈویژن کے ایک گرین بیلٹ ہے، اس صوبے کا لیکن آپ یقین کریں لیکن ہمارے کینالو کا حال تباہ ہے ان کو آج تک اس طریقے سے نہیں دیکھا گیا اس طریقے سے ٹھیک کرنے کی کوشش نہیں کی گئی جس طرح کرنی چاہیے ایگریکلچر یہی ایک علاقہ ہے گرین بیلٹ جس طرح فوکس کرنا چاہیے، فوکس نہیں ہوا۔ میں اس حوالے سے بھی

بڑا خوش ہوں کہ پیپلز پارٹی کی حکومت یہاں بنی ہے کیونکہ بلوچستان کے سندھ کے ساتھ رہے ہیں خاص طور پر پانی کے حوالے سے کیونکہ جو ہمارا water Act کے تحت جو ہمارا شیئر بنتا ہے ہمیشہ سندھ گورنمنٹ نے اس میں ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بگٹی صاحب ان معاملات کو بھی priority basis پر دیکھیں گے کیونکہ جس طرح climate change ہے کبھی ہم پانی کے اندر جاتے ہیں ایک بہت بڑی تباہی میں کبھی پانی نہیں ہوتا ہے پچھلے ادوار میں دو چار سال سے ہم نے دیکھا پانی کے بڑے ایشوز رہے ہیں۔ خاص طور پر ہمارے نصیر آباد ڈویژن میں جو tale کے کینال ہیں، وہاں سندھ سے جو ہمارا شیئر ہے وہ نہیں مل پاتا تھا۔ تو اس وجہ سے پھر آگے distribution میں problems ہوتے ہیں تو اس کو بھی میں سمجھتا ہوں کہ وہ priority basis پر دیکھیں گے۔ پچھلے ادوار میں جو سیلاب نے ہمیں تباہ کیا خاص طور پر نصیر آباد ڈویژن کو اُس کو بھی میں امید رکھتا ہوں کہ priority basis دیکھیں کیونکہ میرے حلقے کا یا جعفرآباد اور نصیرآباد کا ایک حصے کا infrastructure بالکل تباہ ہو چکا ہے روڈ بلڈنگز ہر حوالے سے بہت بڑی تباہی آئی جس طرح سنبھالنا چاہیے تھا اس طرح نہیں سنبھالا۔ میں نے پہلے بھی کئی مرتبہ کہا کہ گورنمنٹ کو سنبھالنا چاہیے تھا اس طرح نہیں سنبھالا اور جو سیلاب آتے ہیں اس کے بعد اور ہم اپنے لوگوں کو نہیں سنبھال پاتے یہ بھی ایک بہت مایوس کن بات ہے جس طرح آج مکران ڈویژن میں سیلاب آیا ہوا ہے یا گوادر میں، تو میری گزارش ہوگی priority basis پر وزیر اعلیٰ صاحب کو دیکھنا چاہیے ان کو اپنے لوگوں کو سنبھالنا چاہیے۔ پی ڈی ایم اے کو فعال کرنا چاہیے پی ڈی ایم فعال تو ہے ابھی میں زیادہ نہیں کہوں گا کیونکہ پی ڈی ایم اے کے اندر بہت سارے ایشوز ہیں۔ وہ بگٹی صاحب مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں۔ تو ان کو بھی ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے اپنے لوگوں کو سنبھالنا چاہیے۔ اور یہاں بلوچستان میں سب سے اہم مسئلہ نوجوانوں کا ہے اور بیروزگاری کا ہے اور بے روزگاری کے حوالے سے ہمیشہ بلوچستان میں انگلی اُٹھتی ہے کبھی اس ایوان سے اُٹھتی ہے کبھی باہر سے اُٹھتی ہے کہ یہاں پوسٹیں شاید اِدھر اُدھر ہو جاتی ہیں تو اس کے لیے ایک ترتیب بنی چاہیے۔ ایک proper mechanism ہونا چاہیے۔ تاکہ جو بھی jobs آئیں وہ میرٹ کی بنیاد پر ہمارے نوجوانوں کو پہنچیں۔ اس طرح نہ ہو کہ پوسٹیں اِدھر اُدھر ہو جائیں کسی کی حق تلفی ہو اور کسی کے ساتھ زیادتی ہو۔ اس کو بھی آپ ایمرجنسی بنیاد پر دیکھ لیں۔ اور بھی بہت ساری گزارشات ہیں جو کہ وقتاً فوقتاً کرتے رہیں گے اور ہم دعا کرتے ہیں اور اللہ پاک آپکو کامیاب کرے اور انشاء اللہ تعالیٰ میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے اور آپ کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ ہر حوالے سے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہماری سپورٹ آپ کے ساتھ رہے گی۔

جناب اسپیکر: thank you سلیم صاحب۔ بالکل آپ نے گوادر کی طرف اشارہ کیا ہے یہ موسمی سختیاں ہمارے اوپر اس وقت آئی ہوئی ہیں almost پورے صوبے کے اندر لیکن گوادر میرے خیال میں the most affected

area ہے اور اُسکے اُوپر میرے خیال میں گورنمنٹ آف بلوچستان نے already اُنکو آفت زدہ قرار دے دیا ہے۔ میرے خیال میں سی ایم صاحب ان کی طرف atttention ہونگے۔ and I am sure انشاءاللہ He will look after it. thank you very much. جی بخت کاکڑ صاحب۔

جناب بخت محمد کاکڑ: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ شکریہ جناب اسپیکر! سب سے پہلے میں آپکا مشکور ہوں کہ آپ نے بات کرنے کا موقع دیا یقیناً آج اس ایوان میں کھڑے ہوکر میں انتہائی فخر محسوس کرر ہا ہوں اور یہ فخر اس اعتماد کا ہے جو میرا حلقہ پی بی۔39 کے عوام نے مجھ پر کیا اور اس اعتماد کا تہہ دل سے مشکور ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ میں بالخصوص اپنے علاقے کے لیے، اور بالعموم اور پورے بلوچستان کے عوام کے لیے اور ان کی امیدوں پر پورا اترنے کی کوشش کروں گا جناب اسپیکر! میں آج اس مقدس ایوان میں بیٹھے جونمائندے ہیں جوعوام کے مقدس ووٹ سے الیکٹ ہو کر یہاں آئے ہیں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جس ڈیموکریٹک طریقے سے بلوچستان کی روایات کی پاسداری کرتے ہوئے پہلے اسپیکر اور پھر ڈپٹی اسپیکر اور آج قائد ایوان کا انتخاب کیا اور میں اس پر سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔اور میں میر سرفراز بگٹی کو آج قائد ایوان منتخب ہونے پر اپنی جانب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اس امید کے ساتھ کہ وہ بلوچستان میں جو بلوچستان کی جو محرومیاں ہیں ان کو ختم کرنے کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے۔ یقیناً بلوچستان میں گورننس کا جو ایشو ہے یہاں جو poor governance رہی ہے اس پر میر سرفراز بگٹی ایک بہترین governance کا ماڈل پیش کر کے بلوچستان کی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کریں گے۔ چونکہ آج بلوچستان کی بارہویں اسمبلی اپنا parliamentary year شروع کرنے جارہی ہے اور آج اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس ایوان کے سامنے کچھ گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یقیناً بلوچستان خوبصورتی کے لحاظ سے اور بے پناہ، بیش بہا اور قدرتی وسائل کی وجہ سے پوری دنیا میں ایک منفرد مقام رکھتا ہے۔ بلوچستان یقیناً آج 75 سال گزرنے کے باوجود بلوچستان کے عوام غربت اور افلاس کی زندگی گزار رہے ہیں۔ ہمارے ہاں بے پناہ وسائل ہونے کے باوجود ہم روزگار، تعلیم اور صحت کی بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔ جناب اسپیکر! مجھے انتہائی افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ آج جو ہماری تعلیم کی حالت ہے۔آج بلوچستان میں 27 لاکھ بچے آؤٹ آف سکول ہیں۔اور اِن میں جو سب سے پریشان کن بات یہ ہے کہ ان 27 لاکھ بچوں میں سے 83% بچیاں اور 72% بچے تو ایسے حالات میں، جہاں آپ کے جو پرائمری اسکولز ہیں، اقوام متحدہ کی حالیہ رپورٹ کے مطابق صرف 15% پرائمری سکولوں میں بجلی کی سہولت موجود ہے۔صرف 35% پرائمری سکولوں میں toilets کی facilities موجود ہیں۔اور 52% پرائمری سکولوں میں drinking waters موجود ہے۔تو ان حالات میں جس طرح کھوسہ صاحب نے فرمایا، ہمیں تعلیمی ایمرجنسی لگانی پڑے گی۔ ہمیں ایجوکیشن کو ٹھیک کرنا

پڑے گا۔آج دنیا نے جتنی بھی ترقی کی ہے۔آج دنیا کے جتنے بھی ترقیافتہ ممالک ہیں۔انہوں نے اپنی تمام تر توانائیاں تعلیم پرصرف کی ہیں۔اور میں گزارش کرتا ہوں قائدایوان سے کہ وہ تعلیم کو first priority پرلائیں اسی طرح اگر ہم ہیلتھ کی بات کریں۔تو ہیلتھ بھی جو اس کا سسٹم ہے۔۔۔

جناب اسپیکر: بخت کاکڑ صاحب! گزارش یہ ہے۔ میں گزارش کرونگا آپ سے please آپ نے C.M صاحب کی تقریب حلف برادری کی طرف بھی جانا ہیں۔ مہربانی کر کے آج کی مناسبت سے موضوع گفتگو kindly share کریں باقی انشاءاللہ آپ کو بعد میں بھی موقع ملے گا۔

جناب بخت محمد کاکڑ: ٹھیک ہے۔تو ہیلتھ کے نظام کو ہمیں بہتر کرنا پڑے گا اسوقت بلوچستان میں جو maternal mortality rate ہے۔MMR ہے۔وہ ایشیاء میں سب سے سب سے زیادہ ہے۔اس کے ساتھ ساتھ آپ کے 35% جو بچے stunted ہیں۔آپ کے 39% بچے جو پانچ سال سے کم ہیں وہ wellnorished ہیں۔اسی طرح ایگریکلچر ہے۔ ایگریکلچرل پالیسی بنی 2020ء سے 2030ء تک ایگریکلچر vision دیا گیا۔لیکن ہماری جو commitment ہے اس SDG's یعنی Sustainable Development Goals کے حوالے سے، تو وہ پالیسی بنی لیکن اُس پالیسی کو PSDP کے ساتھ align نہیں کیا گیا۔PSDP میں ایگریکلچر کیلئے جو اہداف مقرر کئے گئے وہ ہم حاصل نہیں کر سکے۔ یہاں اس چیز کی توجہ میں دلانا چاہتا ہوں کہ چونکہ بلوچستان ایگریکلچر اور لائیو اسٹاک کے حوالے سے سب سے زیادہ potential ہے۔تو ایگریکلچرل سینسز صرف 2006ء میں ہوئے ہیں۔2006ء کے بعد ایگریکلچر سینسز نہیں ہوئے ہیں۔تو یہ تمام مسئلے ہیں۔ یہاں بلوچستان کا یوتھ سب سے زیادہ destruction کا شکار ہیں اس قت مایوس ہیں۔ بیروزگاری کے حولے سے یہاں صرف گورنمنٹ jobs کے حوالے سے ہمیں پرائیویٹ سیکٹرز میں، ہمیں skilled development کی طرف، ہمیں IT کی طرف، ہمارے جو نوجوان ہیں اُن کی طرف ہمیں لے جانا ہوگا۔لہٰذا میری قائدایوان سے یہی گزارش ہے۔ چونکہ وقت کی کمی ہے میں تو detail میں overall جتنے بھی سیکٹرز ہیں اُن پر بات کرنا چاہتا تھا۔تا کہ ہمیں پتہ ہو کہ آج ہم کہاں کھڑے ہیں۔اور پانچ سالوں میں ہم نے کہاں پہنچنا ہے، ہمارے goals کیا ہیں ہمارے targets کیا ہیں۔اُمید ہے کہ قائدایوان کے ساتھ جو آنے والی نشستیں ہیں۔اس ایوان کے ساتھ ان چیزوں پر تفصیلاً بات کرینگے اور اس کے لئے ایک فریم ورک بنائینگے۔تا کہ بلوچستان ترقی کی راہ پر گامزن ہو۔شکریہ۔

جناب اسپیکر: شکریہ بخت کاکڑ صاحب۔میں اپنی جانب سے اور پورے ہاؤس کی جانب سے جناب فیصل کریم کُنڈی، ایم این اے صاحب کو خوش آمدید کہتے ہیں۔جی شعیب نوشیروانی صاحب۔

میر شعیب نوشیروانی: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔شکریہ جناب اسپیکر! میں اپنے دوست اپنے بھائی میر سرفراز بگٹی صاحب کو اس اسمبلی میں قائد ایوان منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔جس grass-root level سے اور جس middle class طبقے سے وہ تعلق رکھتے ہیں۔اور آج ماشاءاللہ جس مقام پر وہ پہنچے ان کے پیچھے انکی بڑی قربانی اور جہد وجہد ہے۔میں اسکو سراہتا ہوں اور ایک اچھی مثال ہے middle class لوگوں کے لئے۔ جن پوزیشنوں پر وہ رہے ہیں تو میرے خیال سے زیادہ تجویز دینے کی ضرورت ان کو نہیں ہے۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر بلوچستان میں حالات اس طرح ہیں کہ اگر ہم کہیں کہ میگا پروجیکٹس ہیں یا بلوچستان میں دودھ اور شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں۔ اور مائیکرو لیول پر کسی سکول میں بچوں کے پاس کتابیں نہ ہوں۔ان کے پاس وہ چھت نہ ہو،جس سکول میں بیٹھ کہ وہ پڑھیں۔جس طرح میرے بھائی نے کہا کہ ٹاٹ پر بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔یا اُن کے پاس قلم اور کتاب نہ ہو،اور ہسپتالوں میں دوائیاں نہ ہوں اور وہیل چیئرز نہ ہو،اور بیروزگار ڈگریاں لیکر گھوم رہے ہیں۔اور نوجوان اور اُن کے پاس نوکری نہ ہو،تو وہاں میرے خیال سے یہ تمام میگا پروجیکٹس کی باتیں بے معنی لگتی ہیں۔تو میرے اپنے بھائی سے انشاءاللہ گزارش ہے جس طرح میرے دوستوں نے کہا کہ ایک تعلیمی اور صحت کے حوالے سے بلوچستان میں ایک ایمرجنسی لگا دی جائے۔اور اسی بنیاد پر آگے ڈویلپمنٹ کو بڑھایا جائے۔تو میرے خیال سے ایک بہترین عمل ہوگا۔تھوڑا سا اپنے بھائی کی خدمت میں اس ایوان کے توسط سے پیش کرتا چلوں جس طرح مکران میں بالخصوص گوادر میں،اسی طرح رخشان میں، بالخصوص خاران میں، سیلاب سے کافی زیادہ نقصان ہوا ہے۔پچھلے سال 25 جولائی کو بھی یہ ایک سیلاب خاران میں آیا تھا تقریباً ایک ہزار کے قریب گھر completely اور پندرہ سو سے دو ہزار کے قریب گھر partially تباہ ہو گئے۔اُس وقت شہباز شریف صاحب کو میں نے ایک request کی تھی۔اور اُنہوں نے NDMA کو بھیجا تو میں اُمید کرونگا کہ قائد ایوان صاحب جیسے ہی اپنے آفس میں تشریف لے جائیں گے انشاءاللہ اسکو pursue کرینگے تاکہ اس پراس کو دیکھا جائے کہ اُس معاملات کا کیا ہوا۔اسی طرح بلوچستان کے دیگر اضلاع بھی افیکٹ ہیں جن کو ریلیف کی ضرورت ہے،انشاءاللہ اُس پر بھی عمل کرینگے۔ایک چیز جو اس میں مَیں add کرنا چاہونگا۔اور اپنی تقریر کا اختتام کرونگا۔وقت کی کمی کی وجہ سے بلوچستان میں جو ذریعہ معاش ہے۔کیونکہ آپ اپنے بچوں کو سکول بھی پڑھائینگے۔یا ہسپتال میں جا کر دوائی بھی خریدینگے۔یا آپ اپنی بہترین زندگی گزارینگے اسمیں آپ کے لئے بہترین آپ کا جب تک معاش نہیں بنے گا اور بلوچستان اور بلوچستان کی جو معیشت ہے تقریباً اس کا دار مدار زراعت کے اوپر ہے۔تو یہ افسوس ہے جو زرعی ادویات ہیں۔اور جو یوریا کا کوٹہ ہے گورنمنٹ آف پاکستان نے جو بلوچستان کے لئے طے کیا وہ بلوچستان کو پورا نہیں مل رہا ہے۔تو آپ سے یہی اس ایوان کے توسط سے قائد ایوان صاحب سے اور تمام دوستوں سے گزارش ہے کہ مرکزی حکومت کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ جو

طے شدہ چیزیں ہیں وہ بلوچستان کو مہیا کی جائیں تاکہ یہاں کا معاش جو زراعت پر مبنی ہے وہ چلتا رہے۔تو انہی الفاظ کے ساتھ میں ایوان کا اور تمام دوستوں کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے مجھے سُنا اور اپنے بھائی، اپنے دوست سرفراز بگٹی صاحب کا بھی اور انشاء اللہ دُعا گو ہوں اپنی پارٹی کی طرف سے بھی خود کی اپنی capacity پر انشاء اللہ اس کے ساتھ مکمل حمایت اور طاقت کے ساتھ رہیں گے۔شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you شعیب صاحب۔ جی علی مدد جتک صاحب۔علی مدد جتک صاحب! میں آپ سے آپ کی speech شروع کرنے سے پہلے گزارش کروں گا بلکہ تمام معزز ممبر اسمبلی سے میری گزارش ہو گی کہ جتنا مختصر ہو سکیں آج کی مناسبت سے اپنی speech محدود کریں اور ہم نے پھر آگے کارروائیاں اور بھی ہیں جو ہم نے attend کرنی ہیں۔مہربانی کریں جی۔

میر علی مدد جتک: انشاءاللہ، مہربانی کر کے کم بولوں گا۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔مَیں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کے نوجوان ساتھی کو اور اپنے حلقے سریاب کے عوام کی طرف سے نومنتخب قائد ایوان میر سرفراز بگٹی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔اِس کے ساتھ ساتھ ہمارے مرکزی انفارمیشن سیکرٹری جناب فیصل کریم کُنڈی صاحب کو بلوچستان اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ساتھیو! تقریر تو میں نے کل انشاءاللہ کرنی ہے، آج ہمارے اتحادیوں نے، پارٹی کے ساتھیوں نے، ہماری پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری صاحب نے، ہمارے President, Parliamentarian جناب آصف علی زرداری صاحب نے جو فیصلہ کیا کہ پارٹی کی بہتری کے لیے، جناب! میر سرفراز خان بگٹی کو پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے وزیر اعلیٰ بلوچستان منتخب کیا جو کہ آپ نے خود دیکھا ہمارے اتحادیوں نے نہ کوئی شکایت کی، نہ ہماری پارٹی نے، کیونکہ ہماری پارٹی discipline والی پارٹی ہے، انشاءاللہ میر سرفراز خان بگٹی، ہم اس روایت کو ختم کرنا چاہتے ہیں کہ لوگ دیکھتے ہیں بلوچستان کی طرف کہ ہر 15 مہینے کے بعد، ہر 22 مہینے کے بعد، کوئی چھوٹی چھوٹی چیزوں پر ناراض ہو کر کے عدم اعتماد لاتے ہیں، انشاءاللہ ہم آپکے ساتھی ہیں ہم کوشش کریں گے کہ پانچ سال تک اس پسماندہ صوبے کا، ہم اور آپ نے خدمت کرنی ہے، آج یہاں بیٹھے جو پچپن ممبران اسمبلی ہیں، یہ سمجھیں بلوچستان کے ڈیڑھ کروڑ عوام کے نمائندے آپ پر اعتماد کیا ہے۔آپ نے، ہم نے، کوئی بھی یہاں اپوزیشن میں مَیں سمجھتا ہوں نہیں ہے، ہم سب آپس میں بھائی ہیں، سب کو عوام نے ووٹ دے کر کے یا منتخب کیا ہے۔ماضی کی طرح جو غیر منتخب ممبران کو نوازا گیا، وہ آپ نے، ہم نے مل کے نہیں کرنا۔ہم نے اس بلوچستان کی ترقی کے لیے، مگر معذرت کے ساتھ، کل میں سمجھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا قد آور شخصیت بولیں۔پارٹی تو اسکی اتنی بڑی نہیں ہے۔ایک سیٹ اُٹھائی ہے۔مگر وہ اسمبلی کے فلور پر ہمارے ملک کی پاک افواج کے بارے میں جو اُس نے لفظ استعمال کیے، میں اپنی طرف سے اُسکی مذمت کرتا ہوں۔جناب اسپیکر! آج

بارہویں اسمبلی ہے۔اگر آپ اسکو گنیں تو 60 سال ہوتا ہے کوئی 22 مہینے میں گیا کوئی 15 مہینے میں۔ہم اس پر کیوں نہیں سوچتے ہیں کہ آج تک اس 60 سال میں ہمیں ایک چھوٹا سا کوئٹہ جو کہ 27 لاکھ پر مشتمل ایک آبادی ہے، ہم اُسکو نہیں بنا سکے۔جو ہمارے مہمان باہر سے آتے ہیں، جب سریاب میں انٹر ہوتے ہیں بولتے ہیں کہ کیا یہ کوئٹہ ہے؟ ہم بولتے ہیں ہاں یہ کوئٹہ ہے۔یا کچلاک سے آتے ہیں جو بلیلی چیک پوسٹ سے گزر جاتے ہیں، بولتے ہیں کوئٹہ ہے؟ ہم کہتے ہیں ہاں بدبختی سے یہ کوئٹہ ہے، کیوں؟ کیونکہ کوئٹہ میں کوئی کام نہیں ہوا ہے۔میں اپنے نومنتخب سی ایم، جو کہ ایک نوجوان اور پڑھا لکھا ہے، اُس کے دل میں درد ہے کوئٹہ کا، کم سے کم ہم اِس کوئٹہ کو بنائیں۔

جناب اسپیکر: پلیز short کریں۔

میر علی مدد جتک: جناب! اسکول کسی اور جگہ پر ہے، ماسٹر ہمارا دبئی میں کاروبار کر رہا ہے۔اسکول کسی اور جگہ پر ہے ماسٹر کسی اور کی ڈرائیوری کر رہا ہے۔اس چیز پر آپ نے نظر رکھنی ہے۔یہ جو گھوسٹ بولتے ہیں، ٹیچروں کا انٹرویو لینا چاہیے۔جب اس کو کچھ پتہ ہی نہیں تو بچوں کو کیا پڑھائے گا۔تو میں آپ کا زیادہ ٹائم نہیں لوں گا۔میں آخر میں سرفراز خان بگٹی کو پھر ڈبل مبارکبادی پیش کرتا ہوں، کیونکہ ہمیں ایئرپورٹ بھی جانا ہے، ہمارے چیئرمین صاحب آرہے ہیں۔ والسلام۔

جناب اسپیکر: علی مدد صاحب thank you۔اچھا! ایک دفعہ پھر آپ سب سے گزارش کروں کہ سی ایم صاحب نے ایئرپورٹ جانا ہے۔ہمارے پاس مختصر ٹائم ہے اب جس جس بھائی کو موقع ملے گا وہ پلیز! دو منٹ سے زیادہ ٹائم نہ لیں اور اپنی بات ختم کریں تاکہ سی ایم صاحب کے سامنے جو بھی باتیں ہوں وہ سن پائیں۔جی اسفندیار خان کاکڑ صاحب۔

جناب اسفندیار خان کاکڑ: شکریہ جناب اسپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔اور اس کے بعد میں اپنے علاقے کے عوام کی طرف سے، ضلع پشین، برشور، کاریزات، توبہ کاکڑی کے عوام کی طرف سے عزت مآب جناب قائد ایوان جناب سرفراز بگٹی صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے سخت حالات میں اِن چیلنجز میں بلوچستان کا وزیر اعلیٰ بنا۔یہاں اس ٹائم جو بلوچستان کے حالات چل رہے ہیں یا چلے آرہے ہیں۔لا اینڈ آرڈر کے حوالے سے بہت سخت تشویش ہے ہمیں اس کو ٹھیک کرنے میں، ان کا ساتھ دینا ہوگا، ہم سب کو اکٹھا ہو کر اور اس کے سوا جو حالات چل رہے ہیں گوادر میں سیلاب کی صورتحال چل رہی ہے۔ہمارے علاقوں میں برشور، توبہ کاکڑی، توبہ اچکزئی، زیارت، کان مہترزئی، رودملازئی میں جو برف باری ہوئی جس سے راستے بند ہیں سخت مشکلات ہیں۔خدا نہ کرے اگر کوئی ناخوشگوار واقعہ ہوتا ہے تو اس سے پہلے اس روڈوں کو کلیئر کرنا اور ان تک رسائی ہونا یہ بہت لازمی ہے۔میں آج اس موقع کی نسبت سے یہ بات ان تک پہنچا رہا ہوں اور دوسرا یہ کہ ہماری ایجوکیشن کا سیکٹر بہت تباہ ہو چکا ہے۔میں اپنے حلقے کی بات کر رہا ہوں

صرف میرے حلقے میں اس وقت 200 سکول بند ہیں۔ میں یہ بات فورم پہ کہہ رہا ہوں اور دوسری بات یہ سارے ٹیچرز جو بالکل سفارشات پر لگائے گئے۔ ہمارا ہیلتھ سیکٹر اسی طرح تباہ ہمارے ڈیمز تباہ ہیں۔ ہمارے روڈز تباہ ہیں۔ میں یہی اُمید کرتا ہوں کہ جناب! آپ مرکز میں بھی بلوچستان کے لیے اُدھر صحیح بات کریں گے۔ وہاں سے لائیں گے۔ بلوچستان کے مظلوم عوام کے لیے میں آپ کا ٹائم نہیں لوں گا کیونکہ آپ نے کہا کہ وقت کم ہے میں اپنا ٹائم باقی معزز دوستوں کو دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: thank you اسفند یار کاکڑ صاحب۔ جی ہادیہ نواز صاحبہ

محترمہ ہادیہ نواز: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۔ جناب سپیکر صاحب! اور میری بہن غزالہ گولہ صاحبہ! میں سب سے پہلے آپ دونوں کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اسپیکر! اور ڈپٹی سپیکر منتخب ہونے پر۔ اور ابھی مَیں وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز خان بگٹی صاحب کو اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی (ن) لیگ کی طرف سے مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ جناب اسپیکر! میں قائدایوان سے یہ اُمید کرتی ہوں کہ بلوچستان کے لیے اور بالخصوص میرے علاقے جعفرآباد کے لیے، جوسیلاب کی تباہ کاریوں کی وجہ سے بہت متاثر ہو چکا ہے۔ میں درخواست کرتی ہوں جناب اسپیکر! قائدایوان سے کہ جعفرآباد میں واٹرسپلائی، سیوریج سسٹم، تعلیم، صحت یہ سب بہت متاثر ہو چکے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ قائدایوان اس پر بھرپور توجہ دیں گے۔ میں آخر میں پھر اُن کو مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ شکریہ

جناب اسپیکر: thank you۔ جی برکت علی رند صاحب۔

میر برکت علی رند: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۔ میں مَند اور دَشت کے عوام کی طرف سے جناب سرفراز بگٹی صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے علاقے مَند اور دَشت اِس وقت طوفان کے زد میں ہیں۔ نہ وہاں گھر نہ روڈز ہیں بالکل کچھ بھی نہیں ہے۔ بالکل پچھلے چار دنوں سے تربت سے مَند تک روڈ بند ہے اِس وقت ان کو ایمرجنسی کی ضرورت ہے کہ وہاں فوری طور پر اس روڈ کو کھولا جائے، تاکہ لوگوں کو وہاں راشن وغیرہ لے جائیں۔ حالات اتنے خراب ہیں پچھلے چار دنوں سے اتنی بارشیں ہوئی ہیں کہ روڈز بالکل بہہ گئے ہیں وہاں روڈز بھی نہیں ہیں، ہم گورنمنٹ سے گزارش کرتے ہیں کہ فوری طور اس روڈ پر کام شروع کیا جائے۔ تاکہ ٹرک کے ذریعے راشن ان علاقوں میں پہنچایا جائے۔ تاکہ لوگوں کو ذریعہ معاش وہاں روزگار مل جائے اور دکانیں کھل جائیں۔ وہاں کچھ بھی نہیں ہے، نہ ٹماٹر ہے، نہ راشن ہے وہاں کچھ بھی نہیں ہے، لوگ ایسی زندگی گزار رہے ہیں، وہاں تقریباً ایک ہزار سے پندرہ سو ایکٹرز مین خراب ہوگئی ہے۔ گھروں کی چار دیواریاں بالکل بہہ گئیں اور دوسرا یہ ہے جناب! کہ مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں مَند بارڈر، سوراب اور دَشت کپکپار بارڈر ہے اُنکو بھی فوری طور پر کھولا جائے۔ تاکہ بارڈر کھل جائے اور

وہاں لوگوں کو روزگار مہیا ہو جائے۔ لوگوں کو روزگار مل جائے۔ ہم امید کرتے ہیں، کہ سرفراز صاحب سے اس بارڈر کو کھولیں تا کہ لوگوں کو روزگار ملے۔ بہت مہربانی۔

جناب اسپیکر: thank you۔ جی غزالہ گولہ صاحبہ short کریں۔

محترمہ غزالہ گولہ بیگم: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ۔سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کی شکرگزار ہوں اُس کے ساتھ میں اپنی پارٹی کی اور تمام معزز اراکین اسمبلی کی کہ جنہوں نے مجھے یہ موقع دیا کہ میں آج اس سیٹ پر موجود ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب! میں آپ کو بھی تہہ دل سے مبارک دیتی ہوں کہ اس ایوان نے جس خوش اسلوبی سے اور فراخ دلی سے آپ کو اور مجھے اس ایوان میں بلا مقابلہ منتخب کیا اُن سب کا شکرگزار ہوں۔ اس کے ساتھ میں یہ بات کہوں گی کہ ہمارے قائد ایوان، ہمارے CM صاحب جو بنے ہیں جناب۔۔۔

جناب اسپیکر: فیصل کریم کُنڈی صاحب کو welcome کرتے ہیں۔

محترمہ غزالہ گولہ بیگم: نہیں سرفراز بگٹی صاحب جی۔ فیصل کریم کُنڈی صاحب کو تو مَیں welcome کہوں گی کہ یہ آئے ہوئے ہیں، ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں ہم اُنہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ اور میں کہ کہوں گی کہ ہماری پارٹی کا یہ مینڈیٹ رہا ہے اور ہمارے صدر جناب آصف علی زرداری صاحب نے ہمیشہ پاکستان کھپے کا نعرہ لگایا اور آج بھی ہم یہ کہتے ہیں کہ ایوان میں ہم جتنی بھی پارٹیاں بیٹھی ہوئی ہیں، ہم سب ایک ساتھ مل کے چلیں گے۔ مجھے جس پارٹی نے آج اِس سیٹ پر بٹھائی ہے تو انشاء اللہ میں اس پارٹی کو بالکل impartial میں کہوں گی اور جو میرے فرائض ہونگے وہ پوری خوش اسلوبی کے ساتھ مَیں دوں گی۔ آج ہمیں یہ بہت خوشی ہوئی کہ قائد ایوان 2008ء کے بعد آج پاکستان پیپلز پارٹی کے قائد ایوان، ہمارے سرفراز بگٹی صاحب منتخب ہوئے ہیں۔ میں اُن کو تہہ دل سے اپنی پارٹی کی طرف سے اور اپنے علاقے کی طرف سے خوش آمدید کہتی ہوں اور اُنہیں تہہ دل سے مبارک باد دیتی ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب! میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گی لیکن میں یہی کہوں گی کہ جس طرح سے زمرک خان صاحب نے اور پورے ایوان والوں نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی وہ واحد پارٹی ہے جنہوں نے ہمیشہ صوبوں کے حقوق کی بھی بات کی اور وہ خوشحالی بھی لیکر آئے۔ اور ہم قائد ایوان سے بھی یہی توقع رکھتے ہیں کہ جس طرح 2008 سے 2013ء تک ہمارے جناب آصف علی زرداری صاحب کی صدارت کے اندر اور جس طرح سے پارٹی نے ترقی کی صوبوں کے حقوق اُنہیں ملے ہم اُسی طریقے سے چاہتے ہیں کہ انشاءاللہ ہم اپنے یہ پانچ سال بھی مکمل کریں۔ اور اُسی طریقے سے تمام اپنی خواتین کو اسپیشلی میں یہ بھی request کروں گی کہ ہماری جو بہنیں، بچیاں، بیٹیاں ہیں کیونکہ ہم قوم کی بیٹیاں اور بہنیں ہیں، اور قوم کی عزت وہ ہم سب سے ہے۔ ہم اپنی بہنوں کے مسائل، اُن کی صحت، تعلیم یہی میں اپنی اسمبلی سے بھی درخواست کروں گی کہ ان چیزوں کو ضرور

مدنظر رکھیں گے۔Thank you so much

جناب اسپیکر: Thank you ۔ جی مولوی ہدایت الرحمٰن صاحب! مہربانی بس short-time لینا ہے آپ نے پلیز۔

مولوی ہدایت الرحمٰن: جزاک اللہ۔ جناب اسپیکر صاحب! میں سب سے پہلے سی ایم صاحب جو موجود نہیں ہیں بدقسمتی سے میری بات کے وقت اُن کو مبارک باد بھی پیش کرتا ہوں، فوراً آگئے، آ بھی گئے ماشاء اللہ۔ میں نے پہلے بھی آپ سے گزارش کی ہے کہ اسپیکر صاحب! آپ اس ایوان میں انصاف کریں گے۔ مَیں نے شروع ہی میں پرچی دی تھی کہ گوادر اہم ہے گوادر آج پانی میں ڈوبا ہوا ہے میں خود بطور ایم پی اے رات کو 11 بجے لوگوں کے گھروں سے پانی نکال رہا تھا۔ پھر بھی صبح 11 بجے اسمبلی اجلاس کیلئے آیا ہوں۔ تو آپ شاید وزن یا قد دیکھ کر کے موقع دیتے ہیں میرا قد بھی نہیں ہے اور وزن بھی نہیں ہے۔ تو اس لیے انصاف کے ساتھ آپ کو یہ ایوان چلانا ہے۔

جناب اسپیکر: ہدایت الرحمٰن صاحب! میری گزارش یہ ہے کہ پوری گورنمنٹ کی مشینری آپ کی طرف متوجہ ہے۔ وہ lookafter کر رہے ہیں انشاء اللہ۔

مولانا ہدایت الرحمٰن: وہ تو مَیں گواہی دوں گا کہ وہاں کون موجود ہے۔

جناب اسپیکر: یہ صرف ہم، یہ آپ کا مسئلہ نہیں سمجھتے بلکہ یہ پورے ایوان کا مسئلہ ہے۔ اور انشاء اللہ اس کی طرف ہم سب متوجہ ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن: بالکل میں پچھلے سال فروری میں مَیں جیل میں تھا اور آج اِس فروری میں مَیں ایوان میں ہوں۔ پچھلی صوبائی حکومت کی مہربانی سے، اُس کے دو تین ساتھی یہاں موجود ہیں انشاء اللہ اِن پانچ سالوں میں ہماری ان سے مختصر باتیں چلتی رہیں گی۔ گوادر کے ماہی گیروں نے مجھے منتخب کیا ہے، مَیں نے پہلی دفعہ صوبائی حکومت کا ساتھ دیا ہے، حق دو تحریک اور جماعت اسلامی نے۔ اور مَیں نے اِس بنیاد پر ساتھ دیا ہے مجھے کچھ بھی نہیں چاہیے سرفراز صاحب سے اور صوبائی حکومت کے سوا اسکے کہ میرے ساحل کو ٹرالر مافیا سے بچایا جائے۔ مجھے وہاں کام کرنے دیا جائے۔ وہ گوادر جو 20 سال سے میں سُن رہا ہوں کہ مستقبل کا دبئی ہے، مستقبل کا سنگاپور ہے اور آج گوادر پانچ، چھ فٹ پانی کے اندر ہے، مجھ سمیت ہر گھر میں پانچ سے چھ فٹ پانی جمع ہے۔ تو وہاں آج ہمارے گھروں کے باہر ریسٹ ہاؤسز میں، اُس سنگاپور اور گوادر جو ہر سال VIP's آتے رہے ترقی کے دعوے دیتے رہے ''کہ گوادر آسمان پر پہنچ چکا ہے'' آج گوادر کے گھروں میں پانی اور میں اپنے گھر میں رہ نہیں سکتا۔ اِس پر سی ایم صاحب سے خصوصی گزارش ہے حلف کے فوراً بعد گوادر تشریف لائیں۔ اور فوری طور پر ایک کمیٹی بھی بنائیں کہ 20 سال سے گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی، وفاقی حکومت، صوبائی حکومت کے

جتنے فنڈز وہاں خرچ ہوئے ہیں، وہ کن کے پیٹ میں گئے ہیں؟ اُس کی سزا گوادر کے عوام بھگت رہے ہیں اس پر کمیٹی بنائی چاہیے۔ اُس پر شفاف تحقیقات ہونی چاہیے اور اُس پر ذمہ داران کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ مَیں یہاں اِس لئے آیا ہوں اور ہمیں کچھ بھی نہیں چاہیے صوبائی حکومت سے، کوئی پی ایس ڈی پی، کوئی ٹھیکہ، کوئی کمیشن، کوئی مراعات، کوئی وزارت، صرف میرے ساحل کو ٹرالر مافیا سے بچایا جائے۔ مجھے وہاں انصاف دیا جائے اور ترقی میں share دیا جائے اور مجھے عزت دی جائے، مجھے وہ مقام دیا جائے جو میں یہاں بلوچستان کا فرزند ہوں۔ صرف گوادر کی نمائندگی میں یہاں نہیں کروں گا بلوچستان میں جہاں ظلم ہوگا وہاں بات کرونگا۔ ریکوڈک، سینڈک، وسائل اور سوئی گیس پر بات کریں گے اپنی عزت پر بات کریں گے کہ بلوچستان ہمارا ہے بلوچستان کے وسائل ہمارے ہیں اور ہم سب بلوچستان کے فرزند ہیں۔ میں خوشی محسوس نہیں کررہا ہوں بطور بلوچستان اسمبلی کے، میں بوجھ محسوس کررہا ہوں۔ میں بہت بڑا بوجھ محسوس کررہا ہوں کہ نہ مجھے بھوک لگ رہی ہے نہ نیند آرہی ہے یہ بوجھ ہے یہ کسی گاڑی کیلئے ہم اسمبلی میں نہیں آئے ہیں۔ میں بلوچستان حکومت سے، وزیراعلیٰ صاحب سے یہی توقع رکھتا ہوں کہ یہ ٹرالر مافیا نے سندھ کے سمندر کو بانجھ کیا ہے۔ اگر سندھ کا سمندر بانجھ ہے تو وہاں ہزاروں فیکٹریاں ہیں لیکن جب میرے سمندر کو یہ ظالم بانجھ کریگا تو میرے نوجوان کیا کھائیں گے؟ میرے والدین کیا کھائیں گے؟ ظاہر ہے کہ میں ایک غریب ماہی گیر کا بیٹا ہوں۔ میں نے اپنے ابو کو ان ٹرالر مافیا کی وجہ سے روتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے کئی کئی دنوں کھانا نہیں کھایا ہے ان ٹرالر مافیا کی وجہ سے میں کچھ نہیں چاہتا صوبائی حکومت سے کہ جس نے میرے والدین کو رُلایا ہے جس نے مجھے بھوکا رکھا ہے جن ظالموں نے میرا چولہا بجھایا ہے، سندھ کا سمندر تاراج کرنے کے بعد یہ ظالم میرے ساحل بلوچستان کو تاراج کررہے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ مجھے بلوچستان حکومت کچھ نہ دے، مجھے کوئی موٹروے نہیں چاہیے، کوئی سنگاپور گوادر ہمیں نہیں چاہیے۔ میرے ساحل کو اِن ظالموں سے نجات دے۔ میں صوبائی حکومت سے وزارت بھی نہیں لوں گا۔ میں صوبائی حکومت سے کوئی مراعات بھی نہیں لوں گا۔ میرے ساحل کو ان ظالموں سے، ان ٹرالر مافیا سے، اِن قاتلوں سے نجات دے دیں۔ اور آج گوادر کے عوام جس مصیبت میں ہیں انکو ہم دیکھ نہیں سکتے تو فوری طور پر میری سی ایم سے گزارش ہے چلیں گوادر میں بیٹھیں وہاں نگرانی کریں۔ آج بھی مَیں رات 11 بجے پانی نکال رہا تھا گھروں سے، 6,6 فٹ گھروں میں پانی موجود ہے فوری طور مجھے وہاں گوادر والے خوددار ہیں ہم بلوچ وپشتون۔ مجھے راشن نہیں چاہیے گوادر والوں کو 10 کلو آٹا نہیں چاہیے میں گوادر والوں کو لائن پر نہیں لگانا چاہتا 10 کلو آٹے کیلئے۔ ہم اپنے گھروں میں بھوکے رہیں گے ہم کسی لائن میں نہیں لگیں گے۔ صوبائی حکومت، وفاقی حکومت، پی ڈی ایم اے اور جتنے ادارے ہیں وہ کوشش کریں کہ میرے گھر کو میرے محلے کو میرے لوگوں کو پانی سے نکالیں، جزاک اللہ۔

جناب اسپیکر: Thank you جناب! زبردست۔ اچھا! زرک خان مندوخیل صاحب۔

جناب زرک خان مندوخیل: جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: please,short.

جناب زرک خان مندوخیل: جی جناب اسپیکر! ضرور، مَیں سب سے پہلے قائد ایوان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اپنی طرف سے، اپنے حلقے والوں کی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے اور پھر فیصل گنڈی صاحب کو، چنگیز جمالی صاحب کو، سینیٹر روزی خان صاحب کو اور سینیٹر آغا شاہ زیب کو، اِنکو welcome کہتا ہوں۔ جناب! آپ کو پتہ ہے کہ ہمارے خاص طور پر کوئٹہ شہر میں۔ میں آپ کا ایک سے ڈیڑھ منٹ لوں گا اِس سے زیادہ نہیں لوں گا اور جیسے ہدایت الرحمٰن صاحب نے کہا کہ قد، میرا قد بھی چھوٹا ہے وزن بھی نہیں ہے، ہدایت الرحمٰن صاحب اگر ایسا مسئلہ تھا تو پہلے مجھے موقع ملتا میرا قد بھی لمبا ہے اور وزن بھی زیادہ ہے۔ خیر میں آپ کو جناب اسپیکر! ہمارے کوئٹہ شہر میں ایک مسئلہ ہے 60,50 سال سے لوگ رہے ہیں مگر وہ اپنے آپ کو اپنا نہیں سمجھتے، اِس شہر کو اپنا نہیں سمجھتے کیونکہ ان کے ساتھ ایک لفظ لگا ہوا سیٹلر کا۔ تو جناب اسپیکر! یہی میری ایک خواہش ہے کہ جو ان کے ساتھ سیٹلر کا لفظ ہے سی ایم صاحب تو میرے خیال میں چلے گئے باہر، میں کہتا ہوں کہ یہ لفظ اِن سے ہم ہٹا کے ان کے ڈومیسائل کو ختم کر کے ان کو لوکل کر دیں۔ یہ top priority گورنمنٹ کی ہونی چاہیے۔ جزاک اللہ.thank you very much

جناب اسپیکر: Thank you مندوخیل صاحب۔ جی فیصل جمالی صاحب kindly please۔

میر فیصل خان جمالی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام معزز اراکین خواتین وحضرت السلام علیکم! سب سے پہلے میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں اَدی غزالہ کو۔ اور سرفراز بگٹی صاحب کو، میرا یہ پہلا سیشن ہے، میں پہلی دفعہ منتخب ہو کر آیا ہوں میں اپنے لوگوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے اِس اسمبلی میں پہنچایا۔ میں نواب ثناء اللہ زہری کا بھی شکر گزار ہوں میں اپنے قبیلے اور اُس کے ساتھ 50 سے زاہد قبائل کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے 41 years کی regime کو change کیا ہے اور رہمارا ہر regime میں ہر پانچ سال میں علاقہ پیچھے سے پیچھے گیا، ترقی میں وہی پیچھے جاتا ہے۔ میں تمام اُن لوگوں کا شکر گزار ہوں اور اِس کے ساتھ ساتھ میں اپنے سردار محمد ہارون خان تمندار جمالی صاحب کا لاکھوں شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے میری رہنمائی کی اور اپنے لوگوں کا ساتھ دیا آخر میں میں آپ سب معزز اراکین کا شکر گزار ہوں کہ میرا first time ہے مجھے بہت اچھا لگا جی، کہ اسپیکر، ڈپٹی اسپیکر، سی ایم صاحب آپ نے unopposed کیا اور کوئی ایسا ماحول نہیں ہوا کہ جس سے بدمزگی پھیلا ہو۔ تو یہ آپ لوگوں کی کامیابی ہے جی۔ میرے ڈویژن میں سیلاب چار دفعہ آ چکا ہے میں ابھی اُس کو point out نہیں کرنا چاہتا، آگے انشاء اللہ اُس پر بیٹھ کر کام کریں

گے اُنکی attention بھی چاہیے ہوگی میں تمام معزز اراکین کا شکر گزار رہوں اور آپ کا بھی شکریہ۔ thank you

جناب اسپیکر: thank you جمالی۔ فرح عظیم شاہ صاحبہ۔ میڈم دومنٹ لینے ہیں آپ نے maximum دومنٹ ہیں آپ کے پاس please۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب اسپیکر صاحب! ایک تو موقع خواتین کو بہت late آپ دیتے ہیں اور پھر ہمیں فوراً بالکل وہ اسکول ماسٹر کی طرح۔۔۔

جناب اسپیکر: سی ایم صاحب! نے نکلنا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ جو بات کریں سی ایم صاحب! سنیں اُن کو۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: لیکن تھوڑا سا موقع ضرور دیا کریں خواتین کو۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیاً وَکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیراً۔ سب سے پہلے تو میں چیف منسٹر یہاں موجود نہیں ہیں لیکن نواب صاحب موجود ہیں۔ سب سے پہلے میں چیف منسٹر سرفراز بگٹی صاحب کو مبارک باد پیش کرتی ہوں اور اللہ تعالیٰ سے یہ اُمید رکھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایک ذمہ داری آپ کے اُوپر عائد کی ہے، آپ اُسے بہت احسن طریقے سے نبھائیں گے اور بلاتفریق رنگ ونسل، برادری، اور پارٹی کے عوام کی خدمت ہونی چاہیے۔ آپ ہمیں لیڈ کریں گے چیف منسٹر صاحب اور انشاءاللہ ہم شانہ بشانہ چل کر آپ کے ساتھ آپ کے بازو بن کر بلوچستان کی خدمت کریں گے۔ جناب وزیر اعلیٰ اب وقت آ گیا ہے جو ہمارے وسائل ہیں اُن کا ثمر وہ عام آدمی تک پہنچے، معاشی، معاشرتی، ناانصافی کا خاتمہ ہو اور جو ایک وسائل کی منصفانہ تقسیم ہے وہ بہت ضروری ہے ہمیں اپنے حقوق کی بات تو کرنی ہے، لوگوں کو اِن کے بنیادی حقوق اُن کی دہلیز تک پہنچانے ہیں مگر اپنے فرائض کو نہیں بھولنا، ریاست کی سلامتی، بقا ہمارے فریضے میں ہمارے حقوق کی آواز میں یہ جو ایک readline ہے، اِسے ہمیں cross نہیں کرنا۔ اور اِس کے ساتھ ساتھ بلوچستان کو اللہ تعالیٰ نے لازوال نعمتوں سے نوازا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنے یوتھ کو مثبت طریقے سے جو ایک ہمارا ترقی کا عمل ہے اُس میں engage کریں۔ اور یہاں میں ایک اور بڑی اہم بات ضرور کروں گی جس طرح سردار عبدالرحمٰن کھیتران نے ذکر کیا، علی مدد جتک صاحب نے ذکر کیا کہ پاک فوج ہماری life line ہے تو خدارا اِس بات کا خیال رکھیں چاہے وہ اسمبلی میں موجود ہیں لوگ، یا وہ عام عوام ہیں کیونکہ پاک فوج ہے تو پاکستان ہے تو اِس قسم کی باتیں انتشار پیدا کرتی ہیں اور دشمنوں کو خوش کرتی ہیں۔ اور آخر میں میں پھر ایک بار مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ The most handsome CM of Balochistan in history پاکستان زندہ باد۔

جناب اسپیکر: انجینئر عبدالمجید بادینی صاحب مہربانی کے مختصراً بالکل ٹائم نہیں ہے۔

انجینئر عبدالمجید بادینی: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ میں تہہ دل سے محترم میر سرفراز احمد بگٹی صاحب کو

ایوان کا صدر ہونے پر اور وزیرِاعلیٰ بلوچستان ہونے پر جعفرآباد کے عوام کی طرف سے اور جماعت اسلامی کی طرف سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ یہ اُمید بھی کرتا ہوں کہ الحمدُ للہ وہ ایک قابل اور پڑھا لکھا انسان ہیں وہ اپنے صوبے کی اور اپنی قوم کی خدمت کریں گے اور اِس ٹائم جو گوادر کے حالات ہیں جس طرح مولانا صاحب نے بیان فرمایا گوادر پر فوری طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے وہاں کے حالات بہت خراب ہیں۔ اور ڈیرہ اللہ یار میں اِس ٹائم پینے کے پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے اور جعفرآباد میں ابھی یکم مئی تک پانی بند ہوگا۔ کیونکہ پٹ فیڈر کو بند کیا جاتا ہے ایک ڈیڑھ مہینے کے لیے، تو وہاں ابھی سے ہمارے تالاب، پانی کے جو تالاب ہیں جو اسٹور ہیں وہ خالی پڑے ہوئے ہیں اُن کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے اور وہاں زرعی پانی یکم مئی کو چھوڑا جاتا ہے ہماری زمینوں پر 15 مئی تک پہنچتا ہے اور زرعی پانی کا جعفرآباد tail پر ہونے کی وجہ سے وہاں اکثر تقریباً 70 percent سے زیادہ ہماری زمینیں غیرآباد رہتی ہیں تو اِس پر توجہ کی سخت ضرورت ہے، اور فلسطین کے لیے یہاں سے ایک قرارداد پاس کی جائے فلسطینی بہن، بھائیوں کی مدد کے لیے آواز اُٹھائی جائے
حکومتی سطح پر، میں آپ سب کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں۔

جناب اسپیکر: thank you عبدالمجید جان۔ سنجے کمار صاحب please بالکل short کرنا ہے آپ نے سی ایم صاحب کے ٹائم کو مدنظر رکھنا ہے۔

جناب سنجے کمار: thank you جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے میں جناب میر سرفراز خان بگٹی صاحب کو قائدِایوان منتخب ہونے پر اپنی جانب سے اور اپنی پارٹی اقلیت ونگ کی جانب سے اور تمام بلوچستان کی اقلیتوں کی جانب سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور اُمید کرتا ہوں میر سرفراز خان بگٹی صاحب! اقلیتوں کے نوجوانوں کے اور بلوچستان کے جو مسائل ہیں اُنھیں حل کرنے میں تمام ایوان کے ممبران کا بھرپور ساتھ دیدیں اور آخر میں میری جماعت کے صوبائی قائدین پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی انفارمیشن سیکرٹری، فیصل کریم کنڈی صاحب کو اسمبلی تشریف لانے پر welcome کرتا ہوں بہت بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you اصغر رند صاحب۔

میر اصغر علی رند: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے میں جناب سرفراز احمد بگٹی! کو اپنی جانب اور اپنے حلقہ انتخاب کی جانب سے اور پاکستان پیپلز پارٹی کی جانب سے مبارک باد دیتا ہوں اور اِس کے ساتھ ساتھ پیپلز پارٹی کے صوبائی صدر میر چنگیز جمالی صاحب، لالا روزی خان کاکڑ صاحب، ڈسٹرکٹ کیچ کے ضلعی چیئرمین جناب میر اوتمان صاحب اور سابقہ ضلعی چیئرمین خضدار شکیل دُرانی صاحب کو اِس ہاؤس میں welcome کرتا ہوں، اور اِس موقع سے

میں فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے علاقے ڈسٹرکٹ کیچ اور گوادر کے حوالے سے جو حالیہ سیلاب اور بارشیں ہوئی ہیں وہاں جتنے زیادہ نقصانات ہوئے ہیں especially گوادر میں مولانا ہدایت الرحمٰن نے وہاں کا جو نمائندہ ہے اُس نے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے الیکشن چھوڑ کر اپنے علاقے میں گئے یقیناً خراج تحسین کے حقدار ہیں اور وہاں کا جو MNA حاجی ملک شاہ صاحب کی قیادت میں اور وہاں کے MPA کی قیادت میں اور ڈسٹرکٹ کیچ میں میر اوتمان کی قیادت میں جو کام چل رہے ہیں تو میں request کرتا ہوں جناب سی ایم صاحب کو کہ اُن کو مزید تیز کیا جائے کیونکہ وہاں زیادہ ضرورت ہے اسپیشل گوادر میں اور میرے حلقہ انتخاب تمپ میں جتنے بھی روڈ main تحصیل سے cut گئے ہیں چھوٹے village جو، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر سے کٹ ہیں تو حکومت کو چاہیے کہ اُن کو جلدی سے وہاں سے مین جو ہیڈ کوارٹر ہے اُن کو منسلک کردیں اور اس کے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر! ایک وہاں پرانا مسئلہ ہے مند اور تمپ روڈ کے حوالے سے جو 2008ء میں نواب رئیسانی کی حکومت میں وہ شروع ہوا تھا اُس وقت تقریباً 50 کروڑ کے لگ بھگ فنڈ آئے تھے اُس کے بعد ڈاکٹر صاحب کی حکومت میں میرے خیال میں 10 کروڑ اضافی دیے ہوئے ہیں لیکن آج تک وہ روڈ complete نہیں ہے۔ تو آپ کے توسط سے سی ایم صاحب سے ریکوئسٹ کرتا ہوں کہ تمپ، مند، روڈ کی جتنی بھی کوشش کریں جتنا بھی جلد ممکن ہو سکے کام مکمل کریں۔ بہت مہربانی۔

جناب اسپیکر: thank you ربابہ بلیدی صاحبہ۔ مہربانی کر کے میڈم بالکل مختصراً مبارک باد کی اگر حد تک آپ محدود رہیں تو مہربانی ہوگی۔

ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی: جی۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡم. صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِ الۡاُمِّیِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا. اَمَّا بَعۡد۔ جناب اسپیکر! میں اپنی طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے اور اپنے ڈسٹرکٹ نصیر آباد کے عوام کی طرف سے آپ جناب کو اسپیکر منتخب ہونے پر محترمہ غزالہ گولہ صاحبہ کو ڈپٹی اسپیکر منتخب ہونے پر اور اپنے محترم بھائی سرفراز بگٹی صاحب کو قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ جناب اسپیکر! ہم تمام ممبران جو اِس ایوان کا حصہ بنے ہیں وہ تمام الیکشن کے عصاب شکن مراحل سے گزر کر یہاں پہنچے ہیں اور الحمدللہ اب یہ جو آئینی مراحل تھے یہ بہ احسن و بخوبی تکمیل تک پہنچیں۔ میں امید کرتی ہوں کہ جسطرح یہ مراحل تمام معزز اراکین نے متفقہ طور پر متعد ہو کر ایک فیصلہ لے کر مکمل کیے آئندہ آنے والے دنوں میں بھی اسی طریقے سے صوبے کے مسائل کے حل کے لیے متفقہ طور پر ایک consensus build کر کے فیصلے لیے جائیں گے اور کام کیا جائے گا۔ جناب اسپیکر! we the people of Balochistan are hard working, resilient and tough people and we have given blood, sweat,

and tears for the mother land.

ہم خود تراشتے ہیں مناظر کی سنگ وراہ۔

ہم وہ نہیں ہیں کہ جن کو زمانہ بنا گیا۔

اللہ تعالیٰ مجھے آپ کو اور ہم سب کو متفقہ طور پر ایک مثبت انداز میں اپنے صوبے کے لیے یہاں کے عوام کے لیے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور میں اُمید کرتی ہوں کہ ہمارے نئے سی ایم صاحب تمام ایوان کو اکھٹا لے کر چلیں گے اور آپ جناب کے ساتھ ہم اِس صوبائی اسمبلی کو وہ وقار اور وہ مقام دلاسکیں گے جو اِس معزز ایوان کا حق ہے۔ وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ لْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن. وَاسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْم.

جناب اسپیکر: thank you Madam مینا مجید بلوچ صاحبہ۔میڈم please جتنا مختصر ہو سکے مہربانی کریں۔

محترمہ مینا مجید بلوچ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۔جناب اسپیکر! آپ کا بہت شکریہ سب سے پہلے تو میں مبارکباد دینا چاہونگی، قائد ایوان میر سرفراز بگٹی صاحب! کو، میں مختصراً یہ کہنا چاہوں گی کہ جناب سرفراز صاحب یہ منصب سنبھالتے ہوئے سب سے پہلے شہدائے پاکستان جن کو محبّ الوطنی کی بڑی بھاری قیمت ادا کرنی پڑی جو اس مٹی پر قربان ہوئے اسپیشلی اگر میں اپنے علاقے ڈسٹرکٹ کیچ کی بات کروں، وہاں جو حالات رہے ہیں جو ڈیلی ویجز مارے جارہے ہیں جو civilians مارے جارہے ہیں اسپیشلی اصغر رند کا جو حلقہ ہے تمپ، نذر آباد اور میرا جو حلقہ ہے مند، تو میں یہ کہنا چاہوں گی کہ جناب سرفراز بگٹی صاحب! سب سے پہلے اس ایوان میں بلکہ یہ اعلان کریں کہ شہداء کی families کی رجسٹریشن کے عمل کو تیز کریں گے پورے بلوچستان میں کیونکہ ایسے بہت ساری families ہیں اسپیشلی دور دراز علاقوں میں بلوچستان کی جن کی آواز ایوان بالا تک نہیں پہنچ پاتی جن کے بارے میں کسی کو پتہ نہیں ہوتا۔تو ایک رجسٹریشن کا عمل شروع کیا جائے، شہداء فورم کو strengthen کیا جائے اُن تمام یتیم بچوں کی نہ صرف کفالت بلکہ بہترین تعلیم کی ذمہ داری حکومت بلوچستان اپنے ذمہ لیں۔اور اِن پر میں یہ کہنا چاہوں گی کہ جیسے کہ برکت رند صاحب، مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب، اصغر رند اور ظہور بلیدی نے کہا کہ حالیہ بارشوں کی وجہ سے ہمارا پورا ڈویژن ہے بالخصوص ڈسٹرکٹ گوادر اور ڈسٹرکٹ کیچ میں ہمارا جو حلقہ ہے مند حالیہ بارشوں کی وجہ سے لوگوں کو بہت نقصان پہنچا ہے تو rescue and relief کا کام وہاں تیز کردیا جائے، اور دوسرا یہ کہ گوادر کے عوام کو فی الفور مدد مہیا کی جائے حکومت بلوچستان جناب سرفراز بگٹی صاحب! اپنا منصب سنبھالتے ہوئے سب سے پہلے گوادر کا دورہ کریں اور وہاں کے عوام کی حال پرسی کریں۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب اسپیکر: Thank you میں اپنی طرف سے اور ایوان کی طرف ہمارے ایکس اسپیکر عبدالقدوس بزنجو

صاحب کو ایوان میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ جی شہناز عمرانی صاحبہ۔

محترمہ شہناز عمرانی: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ جناب اسپیکر! میں اپنی جانب سے جناب میر سرفراز بگٹی صاحب کو قائد ایوان منتخب ہونے پہ خوش آمدید کہتی ہوں اور مبارکباد پیش کرتی ہوں اور اُمید کرتی ہوں کہ وہ بلوچستان کے عوام کی اُمیدوں پہ پورا اُترنے کی کوشش کریں گے۔ اور اپنی بھرپور کاوشوں سے اُن کے مسائل کو حل کریں گے۔ اور میرے علاقے نصیر آباد کے جو بھی مسائل ہیں اُن کو حل کرنے میں ہماری وہ بھرپور مدد کریں گے۔ Thank you

جناب اسپیکر: thank you رحمت صالح بلوچ صاحب۔ مہربانی کر کے رحمت صاحب آپ کی speech تو بڑی ماشاءاللہ جزباتی اور تفصیلاً ہوتی ہے۔ تو جتنا ممکن ہو سکے Kindly سی ایم صاحب نے بس آپ کی فائنل speech ہے۔

جناب رحمت علی صالح بلوچ: thank you Mr.Speaker ہم صرف چار ممبر ہیں میں بات کروں گا اپنی پارٹی کی طرف سے اور کوشش کروں گا کہ میں مختصر کروں، لمبی چوڑی بات کا فائدہ ہی نہیں ہے میں سب سے پہلے اپنے محترم بھائی میر سرفراز بگٹی صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ قائد ایوان منتخب ہوئے ہیں بلا مقابلہ اُس کے ساتھ ساتھ مسٹر اسپیکر! اپ کو اور اپنی بہن کو غزالہ گولا صاحبہ! کو کہ آپ دونوں بھی بلا مقابلہ اسپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا منصب پہ منتخب ہوئے ہیں۔ جناب اسپیکر!

I would like to welcome honourable former Deputy Speaker, National Assembly.

سینٹرل انفارمیشن سیکرٹری، پیپلز پارٹی, مسٹر فیصل کریم کنڈی کو کہ وہ آج اس ایوان میں موجود ہیں گیلری میں اُس کے ساتھ ساتھ ex سی ایم بلوچستان میر عبدالقدوس بزنجو، ریٹائرڈ سینیٹر شاہ زیب دُرانی صاحب، میر جان محمد بگٹی صاحب کو اور سابقہ ڈسٹرکٹ چیئرمین شکیل دُرانی صاحب کو اور موجودہ ڈسٹرکٹ چیئرمین میر اُتمان ڈسٹرکٹ چیئرمین کیچ اِن تمام معززین کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ جناب اسپیکر! سب سے پہلے میں یہ بات کہوں کہ اس مقدس ایوان کا ہم سب کی ذمہ داری ہوگی کہ اس کے تقدس کا خیال رکھا جائے اور میں یقین دلاتا ہوں کہ اپوزیشن کی طرف سے ہم اِس مقدس ایوان کی تقدس کا خیال رکھیں گے اور میں آج اس بننے والی گورنمنٹ coalition گورنمنٹ کے دوستوں پیپلز پارٹی اور ن لیگ کے دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں اور میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک بلوچستان، بلوچستان کے سیاسی مسائل اور مشکلات کے حل کی بات ہوگی ہم ان کے شانہ بشانہ ایک مثبت کردار ادا کریں گے، وقتاً فوقتاً اپنی تجاویز کو اُن کی خدمات میں پیش کریں گے۔ جناب اسپیکر! جس طرح دوستوں نے تفصیلی بات کی، دیکھیں میرا تعلق ایک سیاسی جمہوری عدم تشدد کی

پیروکار پارٹی سے ہے، ہماری ہر وقت یہ کوشش رہی ہے کہ ہم سیاسی حوالے سے بھی pro-people ہیں اور میری یہ اُمید ہے کہ یہ صوبائی حکومت pro-people اور اُن تمام مشکلات کو جو سروسز ڈلیوری ڈیپارٹمنٹس ہیں ان کو حل کرنے میں اپنا مثبت کردار ادا کرے گا۔ جس طرح جناب اسپیکر! ہم اُمید رکھتے ہیں کہ یہ حکومت pro-people ہوگی اور بلوچستان میں ایک المیہ رہا ہے آج اگر ہم دیکھیں جس طرح میرے دوستوں نے کہا جو ہمارے youngster ہیں۔ سب سے بڑی پاپولیشن ہے اس کی مایوسی کا سب سے بڑی وجہ وہ easy access نہیں تھا، مطلب اپنے تک اُن کی رسائی ناممکن تھی۔ میں امید کرتا ہوں کہ میر سرفراز بگٹی صاحب ایک سلجھا، تعلیم یافتہ سنجیدہ طبقے کو repr عوامی نمائندوں کو esent کرتے ہیں اس کو عوام تک easy access ہوگا اور عوام کو اس تک easy access ہونگے تاکہ صوبہ بلوچستان ہمارا سب کا گھر ہے جو مشکلات ہیں مطلب لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال اور basic جو مشکلات ہیں جو ضروریات ہیں ایجوکیشن, ہیلتھ یہ تمام چیزوں پہ ایک مثبت انداز میں کام کریں گے اور ایک مثالی کردار ادا کریں گے جو کہ آج پورا صوبہ پر اُمید ہے کہ ایسی سیاسی گورنمنٹ آئے جو تمام مکتبہ فکر کی نمائندگی کرے اور تمام مکتبہ فکر اور تمام سیاسی لوگوں کو تمام سیاسی اسٹیک ہولڈرز کو ساتھ ملا کر صوبے کی مشکلات کو حل کرے۔

جناب اسپیکر! میں ان دو الفاظ کے بعد اپنی سپیچ کو ختم کرتا ہوں اپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اپ سے اُمید رکھتا ہوں کہ آپ برابری کے لحاظ سے اِس ہاؤس کو چلائیں گے اپ انتہائی محترم اور قابل احترام ہیں آپ custodian of the House ہیں ہم آپ سے یہ اُمید کریں گے کہ تمام ممبران اسمبلی اُن کے استحقاق کو برقرار رکھنے کے لیے آپ اپنا کردار ادا کریں گے۔

جناب اسپیکر: انشاءاللہ۔

جناب رحمت علی صالح بلوچ: اس کے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر! جس طرح میرے محترم دوست مولانا ہدایت رحمٰن صاحب نے گوادر پہ بات کی آج یقین کریں گوادر میں لوگ بے سروسامانی کا شکار ہیں گوادر کے غیور عوام نے اپنی مدد آپ تمام سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والی سول سوسائٹی ہمارے گورنمنٹ افسران نے اپنے بس کے مطابق اپنی مدد آپ جتنی کوشش کی ہے لیکن میں گزارش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت فوری طور پر اُس نے جو ایمرجنسی ڈکلیئر کی ہے وہ صرف زبانی نہیں ہو عملی صورت میں لوگوں کو rescue کیا جائے تاکہ لوگوں کو اس مشکل دور سے گزارا جائے میں سی ایم صاحب کو dedicate کرتا ہوں یہ دو الفاظ:

مجھ پہ تحقیق میرے بعد کرے گی دنیا
مجھے سمجھیں گے میرے بعد زمانے والے

جناب اسپیکر: Thank you رحمت صاحب ۔جی راحیلہ حمید دُرانی صاحبہ

محترمہ راحیلہ حمید خان درانی: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۔مَیں اسپیکر، ڈپٹی اسپیکر اور قائد ایوان کو اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے اور تمام بلوچستان کی خواتین کی طرف سے مبارکباد پیش کرتی ہوں اور اس اُمید کے ساتھ کہ آپ لوگ اس نشست کی اہمیت کو برقرار رکھتے ہوئے impartially اس سسٹم کو چلائیں گے اور تمام ممبرز کو اپنی due respect کے ساتھ آگے بڑھیں گے اُن کے ساتھ ۔مَیں اپنی speech میں کچھ اور باتیں کرنی تھیں لیکن مَیں نے مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب کی speech سنی ۔تو مَیں سمجھتی ہوں اس وقت سب سے اہم مسئلہ یہ ہے آج تک مَیں پڑھتی تھی WhatsApp گروپ میں اُن کی نیوز آتی تھی، پیپرز میں آتی تھی لیکن آج مَیں نے اُن کو Live سنا اور مَیں سمجھتی ہوں کہ اس وقت ہم سب کا سب سے بڑا فرض ہے مَیں قائد ایوان صاحب کو جو میرے colleague رہے ہیں ۔بہت talented and educated انسان ہیں ۔اور میری بڑی اُمیدیں ہیں اُن سے کہ وہ یقیناً ان مسائل کو مجھ سے ان کا تجربہ بھی زیادہ ہے as a Minister ۔تو وہ زیادہ چیزوں کو سمجھتے ہیں، میری بہت زیادہ اُن کو advise کی ضرورت تو نہیں ہوگی لیکن مَیں سمجھتی ہوں کہ وہ اِن تمام مسائل پر اور خاص طور پر اس وقت گوادر ڈُوب رہا ہے ۔80 فیصد سنا ہے اور جو اُن کی باتیں سنی ہیں تو یقیناً ہمیں اس وقت سے اہم توجہ اسی طرف دینی ہے ۔مَیں بگٹی صاحب! آپ کو ایک بار ضرور کہوں گی کہ یقیناً آپ سمجھتے ہیں کہ یہ پھولوں کی سیٹ نہیں ہے ۔اور یہ ایک بڑے challenging حالات میں آپ کو یہ سیٹ ملی ہے، میری دعا ہے آپ کیلئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو تمام صلاحیتوں کے ساتھ اس کو کامیاب کرنے کی توفیق دے ۔اور میرا تمام تعاون آپ کیساتھ ہے ۔صرف یہ کہوں گی کہ خاص طور پر جو ہم یہ کہتے رہے ہیں مختلف دور میں اور ہم خود بھی رہے ہیں اس اسمبلی کا حصہ ۔کوشش کی ہے لیکن بلوچستان کے لوگوں کی بہت سے اُمیدیں ہیں ہم سے ۔ہم آئے ہیں اس اسمبلی میں صرف اُن لوگوں کے لئے کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ ہم نمائندے ہونگے ۔آج بھی وہی باتیں ہیں کہ ایجوکیشن نہیں ہے، ہیلتھ نہیں ہے ۔اُدھر ہی کھڑی ہیں ساری چیزیں تقریباً ۔تو مَیں یہ کہتی ہوں کہ اس دور میں جو اس وقت ہے عوام میں بھی بڑا شعور آ گیا ہے ۔ہم بھی اپنی کوتائیوں کا احساس کرتے ۔کوشش کرنی چاہیے کہ ہم ان کم از کم عوام کی اُمیدوں پر پورے اُتریں اور مجھے یقین ہے I believe in this کہ آپ کی قیادت میں اور ہمارے جتنے بھی سینئر ممبرز نواب صاحب تشریف رکھتے ہیں، ڈاکٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں بیشک وہ اپوزیشن بینچز پر ہیں ۔جو

بھی ہمارے سینئر ممبرز ہیں ہم سب یقیناً آپکے بازو بنیں گے اور ایک بات جو مَیں جانتی ہوں کہ ہمارے بہت سے سیکٹرز ایسے ہیں۔ جتنے بھی ہیں سب نے کہا ہے خاص طور پر وومن، سینئر سٹیزنز، چلڈرن اور یوتھ۔ یہ وہ ہیں جن کو بہت زیادہ توجہ نہیں دی جاتی minorities بھی ہیں۔ تو مَیں سمجھتی ہوں کہ آپ ہمیں اس کے لئے یقیناً الگ وقت دیں تاکہ ہم اپنے جو بھی proposals ہیں اس کے حوالے سے ہم آپ کے سامنے رکھیں اور ہم ایک organize طریقے سے سسٹم کو آگے بڑھائیں۔ thank you very much

جناب اسپیکر: شکریہ۔ last but not the least ملک نعیم خان بازئی صاحب۔

ملک نعیم خان بازئی: شکریہ اسپیکر صاحب! لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ۔ اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم. بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ میر سرفراز خان بگٹی، صوبائی اسمبلی کا قائد ایوان منتخب ہونے پر مَیں اپنی جانب سے اور عوامی نیشنل پارٹی کی جانب سے مَیں دل کی گہرائیوں سے مَیں انہیں مبارکباد دیتا ہوں اور قائد ایوان سے اُمید کرتے ہیں کہ ہم ملک صوبے کے تمام مسائل حل کرنے کے لئے بھرپور کوشش کریں گے۔ آخر میں فیصل کریم کُنڈی صاحب، میر عبدالقدوس بزنجو صاحب کو بلوچستان اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ پخیر راغلے۔ بخیر اَت۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you نعیم بازئی صاحب۔ اب مَیں جناب leader of the House جناب سرفراز احمد بگٹی صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ آئیں اور بات کریں۔

پرنس احمد عمر احمدزئی: جناب اسپیکر صاحب! مَیں بدمزگی کرنا نہیں چاہتا۔

جناب اسپیکر: آغا صاحب sorry

پرنس احمد عمر احمدزئی: مَیں صرف ایک منٹ مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ سر! آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔ اور اپنا احتجاج ریکارڈ کرانا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: please sir .

میر سرفراز احمد خان بگٹی (قائد ایوان): اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم. بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب اسپیکر! آج سب سے پہلے مَیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اُس نے، جو ہمارے آباؤ اجداد نے ایک تحریک start کی۔ جو ایک جدوجہد start کی اور جس پارٹی کے پلیٹ فارم سے کی، آج اُسی پارٹی نے مجھے

عزت بخشی ہے اور اُس کے بعد مَیں صدر آصف علی زرداری صاحب کا، چیئرمین بلاول بھٹو زرداری صاحب کا، اَدّی فریال تالپور صاحبہ کا، پاکسان پیپلز پارٹی کی سینٹرل لیڈرشپ کا، اور ہمارے کوالیشن پارٹنرز مسلم لیگ (ن)، بلوچستان عوامی پارٹی اور اِس august House میں بیٹھے ہوئے جتنے بھی ممبرز ہیں، اُن سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ عوامی نیشنل پارٹی کا جن کی سینٹرل لیڈرشپ نے شاید فیصلہ کیا تھا کہ وہ اپوزیشن بینچز پر بیٹھیں گے لیکن اُنہوں نے ہمیں یہاں اعتماد کا ووٹ دیا۔ مَیں اُنکا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ساتھ ساتھ جو اپوزیشن جماعتیں ہیں نیشنل پارٹی ہے اور ساتھ جمعیت علماء اسلام ہے، اُنہوں نے اسپیکر، ڈپٹی اسپیکر اور جو بلوچستان اسمبلی کے قائد ایوان کے جو nomination papers تھے، مَیں سمجھتا ہوں کہ وہ fill نہیں کئے ہیں اور unopposed جو آئے ہیں، یہ ایک اچھی روایت کی ابتدا ہے۔ اور ایسے ٹائم پر کہ جب پورے پاکستان میں سیاسی tolerance ہے، ایسے میں بلوچستان سے ایک consensus کا میسج دینا، آپ سب لوگ خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ اس کے بعد جناب اُنکے ساتھ رفاقت کا 2008ء کے الیکشن میں رہا۔ مَیں اُن کی پارٹی کا اُمیدوار تھا۔ اور مَیں سمجھتا ہوں کہ ہمارے بزرگوں کی جب سے politics start کی اُن کیساتھ رفاقت رہی۔ آج اُنکی کمی بڑی شدت سے نہ صرف مجھے بلکہ پورے پاکستان کو محسوس ہو رہی ہے۔ اور آج پاکستان جس crisis میں ہے، اُس crisis سے اگر کوئی پاکستان کو بچا سکتا ہے تو وہ صرف پاکستان پیپلز پارٹی ہے۔ کیونکہ پاکستان پیپلز پارٹی فیڈریشن کی جماعت ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی roots پاکستان کے کونے کونے میں موجود ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ صدر آصف علی زرداری اِس crisis سے پاکستان کو نکالیں گے اور جو مفاہمت کی سیاست ہے اُسکو promote کریں گے، پاکستان میں اس وقت مفاہمت کی سیاست جو ہیں وہ اُسکی ضرورت بن گئی ہے۔ اُس کے علاوہ پاکستان پیپلز پارٹی تھی، جنہوں نے پاکستان کا آئین دیا۔ جنہوں نے پاکستان کو atomic power بنایا اور پاکستان کو انٹرنیشنل سطح پر جناب ذوالفقار علی بھٹو سے لیکر محترمہ بے نظیر بھٹو سے لیکر، اور پھر ابھی recently جس طرح بلاول بھٹو صاحب نے اپنے مختصر tenure میں پاکستان کی جو عزت بنائی ہے، وہ یقیناً قابل تحسین ہے۔ اور انشاءاللہ وتعالیٰ آئندہ بھی پاکستان پیپلز پارٹی عوام کی خدمت کریگی اور غریبوں کی خدمت کریگی اور پاکستان کا نام روشن کرے گی۔ جناب اسپیکر! اِس august House کے ممبرز نے بہت سارے مسائل کی طرف نشاندہی کی۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ بلوچستان اِس وقت serious

challenges کا سامنا کر رہا ہے۔اُس میں تین بڑے چیلنجز ہیں۔مَیں سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلا چیلنج اور سب سے بڑا چیلنج گورننس کا ہے۔دوسرا چیلنج touris کا ہے۔اور تیسرا چیلنج climate کا ہے۔مَیں مختصراً، وقت کی کمی کے حساب سے صرف اِن تین چیلنجز پر اپنے پہلے fellow colleagues کو اور جو بلوچستان کے عوام ہیں اُنکو گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ کس رڈ میپ کے تحت ایک پلان کے تحت ہم اِن تینوں چیلنجز کو نمٹیں گے۔سب سے پہلا چیلنج گورننس کا ہے۔جناب اسپیکر گورننس کا چیلنج ہمیں اِس ایوان میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے ایڈریس کرنا ہے۔اِس august house کے ہر ایک ممبر نے، اُسکے بعد ہمارے بلوچستان کی بیوروکریسی نے جو بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں۔کب تک ہم اِن لوگوں کو مورد اِلزام ٹھہرائیں گے۔ہم نے اِس گورننس کے چیلنج کو نہ صرف accept کرنا ہے بلکہ اسکو ٹھیک کرنا ہے۔ اب گورننس کے challenges میں کون سے بڑے challenges ہیں۔اُس میں ایجوکیشن سسٹم کا چیلنج ہے۔ہم نئے جامعات نئے کالجز بنانے جا رہے ہیں، ہم نئے اسکولز بنانے جا رہے ہیں وہ اسکولز کیا ہیں؟ کیا وہ ہمارے بیٹھک کا کام دیں گے؟ ہم نے ghoast schools, اور ghoast teachers، جس طرح بخت کاکڑ صاحب نے کہا اور ایک دو ممبرز نے کہا ایجوکیشن سیکٹر میں ایمرجنسی نافذ کردی گئی ہے انشاءاللہ وتعالیٰ اب یہ نہیں ہوگا ہم انشاءاللہ وتعالیٰ اس صوبہ کے غریب عوام کو جو انکے بچے سردیوں میں ٹھٹرتے ہیں گرمیوں میں جلستے ہیں اُنکے بچوں کو اسکول بھیجیں گے اُن اسکولوں کو ٹھیک کریں گے پورا ایک روڈ میپ دیں گے بلوچستان کے لوگوں کو کہ ہم ان اسکولوں کو کس طریقے سے ٹھیک کریں گے اور کس طریقے سے انکو functional کریں گے اور اس کے بعد پھر ہر ہائیر ایجوکیشن پر جائیں گے انشاءاللہ وتعالیٰ۔اسی طرح جو ہیلتھ facilities ہیں infrastructure موجود ہے، poor infrastructure ہے۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز کے ہسپتال ہیں ڈویژنل ہیڈکوارٹرز کے ہسپتال ہیں۔مجھ سے پہلے جن رفقاء نے اُن پر کام کیا ہے ہم اُنکو continue کریں گے اور نئے جدید طریقوں سے انشاءاللہ وتعالیٰ اس ہیلتھ کو پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ساتھ اسکو ٹھیک کرنے کی کوشش کریں گے atleast ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں اس طرح کے ہسپتال ہونے چاہئیں جس طرح پاکستان پیپلز پارٹی سندھ میں ہیلتھ revolution لے آئی ہے انشاءاللہ تعالیٰ اُسی طرح ہم بھی مِل کے اُسکو بلوچستان میں لے آنے کی کوشش کریں گے اور لے کر آئیں گے۔اس کے بعد جو ہمارا youth ہے،

جناب اسپیکر! یہ youth بیروزگاری کے عالم میں اپنی ڈگریاں لیکر دَر بدر پھر رہے ہیں۔ اور اُس کا frustration level ہے وہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے ہم نے اپنے youth کو نہ صرف skilled کی طرف لے جانا ہے Technical Training Schools بنانے ہیں۔ جو existing ہیں اُنکو strengthen کرنا ہے تا کہ ہم بلوچستان کے youth کو دنیا میں export کرسکیں اور یہ جب دنیا میں جا کر کے export ہونگے پاکستان بھر میں آج ہمارا youth جو جا رہے ہیں باہر کی دنیا میں جو وہاں سب سے کم تعداد بلوچستان کے لوگوں کی ہے۔ ہم ensure کریں گے کہ ہم اپنے Technical Training Schools کو improve کریں گے اور اس کو improve کرنے کے ساتھ ساتھ جو ہمارے youth ہیں جن میں بڑا potential ہے۔ اُس youth کو انشاء اللہ ہم export کریں گے دنیا کے مختلف ممالک میں۔ تا کہ نہ صرف وہ ہمارے لیئے عزت کا باعث بنیں بلکہ جو انکے اپنے چولہے ہیں انکے جو فیملیز ہیں اُنکو بھی lookafter کرسکیں اور پاکستان کی اکانومی میں بھی ایک positive کردار ادا کرسکیں۔

جناب اسپیکر! آپ کو پتہ ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد تمام تر ذمہ داری ہمارے اوپر عائد ہوتی ہے ہم نے اپنا ریونیو بڑھانا ہے کب تک ہم کچکول لیئے پھریں گے۔ بلوچستان میں کون سے معدنی وسائل ہیں جو کہ موجود نہیں۔ بلوچستان کے youth کے اندر potential موجود ہے۔ اگر نہیں ہے تو روڈ میپ نہیں ہے۔ ہم نے اپنا ٹیکس نیٹ بڑھانا ریونیو بڑھانا ہے تا کہ بلوچستان خود مختار ہو جائے بلوچستان strengthen ہو جائے بلوچستان economically strengthen ہو جائے اور مجھے یقین ہے کہ پاکستان کی جو economic strength ہے اُس نے بلوچستان کی سرزمین سے drive ہونا ہے اور انشاء اللہ و تعالیٰ یہ drive ہوگا بلوچستان اپنے پیروں پر کھڑا ہوگا بلوچستان کے لوگوں میں خوشحالی آئے گی اور ہم اس پر دن رات محنت کریں گے ہم ایک لمحہ بھی چین سے نہیں بیٹھیں گے efforts کریں گے ہماری ٹیم efforts کرے گی نئی ٹیم آئے گی یہی دوست آئیں گے potential ہیں اس ایوان میں بیٹھے ہوئے لوگوں کا جہاں سینئرز لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جہاں ہمارے پاس تین ex-chief ministers بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے پاس باقی سینئرز لوگ بیٹھے ہیں لیڈرز بیٹھے ہیں، جونیئرز بیٹھے ہیں ہم مِل بیٹھ کر کے انشاء اللہ بلوچستان کے اِس گورننس کے crisis کو ٹھیک کرنے کی کوشش کریں گے محنت کریں گے ہم سے غلطی ہوسکتی ہے لیکن بدنیتی نہیں ہوسکتی۔

جناب اسپیکر! اسکے بعد جو اگلا چیلنج ہے مَیں سمجھتا ہوں کہ وہ climate change کا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ climate change میں پاکستان جس کی وجہ سے hit ہو رہا ہے وہاں پاکستان کا کردار کوئی نہیں ہے اور اسی طرح بلوچستان جب hit ہو رہا ہے تو بلوچستان کا کوئی کردار نہیں ہے اُس climatge change میں تو لہٰذا آج جس طرح ہمارے دوستوں نے کہا گوادر کا خاران کا جہاں جہاں یہ flooding ہوئی ہے urban flooding ہوئی ہے مَیں مولانا صاحب! آپ پہلی فرصت میں آج یا کل انشاءاللہ آپ کے ساتھ گوادر کی گلیوں میں ہوں گے اور وہاں سے dewatering کریں گے اور تب واپس آئیں گے۔ آخری چیلنج جناب اسپیکر! ہم سب کو پتہ ہے کہ terrorism کا ہے۔ جب violence ہوتا ہے جب violence ہوتا ہے کسی بھی معاشرے میں تو ریاست کے ساتھ respond کرنے کے دو ہی طریقے ہوتے ہیں دو ہی tools ہوتے ہیں ایک tool ہے dialogue کا اور ایک tool ہے deterrence کا۔ بلوچستان کے context میں ہم promote کریں گے پاکستان پیپلز پارٹی کی پالیسی ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کسی بھی conflict کو resolve کرنے کے لئے dialogue پر یقین رکھتی ہے۔ ہم dialogue کریں گے بار بار کریں گے اور بار بار یہ میسج دیں گے اور آج اس پلیٹ فارم سے بھی میں اُن نوجوانوں کو میسج دینا چاہتا ہوں جو آج پہاڑوں پر ہیں جنہوں نے violence کا راستہ اپنایا ہے وہ violence کا راستہ ترک کریں اور واپس آئیں اور واپس آ کر mainstream کا حصہ ہوں political system کا حصہ ہوں پاکستان کے constitution میں اُنکے جو rights کی جدوجہد ہے ہم سب مِل کر وہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم سب اُن کی، اُنکے دستِ بازو بنیں گے۔ وہ آئیں اور یہاں آ کر mainstream کا حصہ بنیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے آغازِ حقوقِ بلوچستان کی صورت میں اس سے پہلے بھی ایک پلیٹ فارم دیا تھا۔ پھر پُرامن بلوچستان کے نام پر ڈاکٹر مالک صاحب کی گورنمنٹ میں ایک پالیسی دی تھی ہم اُس پالیسی کو rewise کریں گے۔ ہم اُن لوگوں کو بار بار دعوت دیں گے کہ وہ واپس آئیں mainstream کا حصہ ہوں۔ واپس آئیں اور اپنے ایک اچھے شہری بن کے پاکستان کی ترقی میں بلوچستان کی ترقی میں بلوچ کی ترقی میں ایک کردار ادا کریں اور آ کے پاکستان کی constitution میں جو بھی struggles کرنی ہیں وہ کریں۔ جناب اسپیکر! بلوچستان کو جب rights ملے ہیں چاہے وہ وَن یونٹ کا ٹوٹنا تھا اور بلوچستان کو صوبہ کا status ملنا تھا چاہے اٹھارہویں ترمیم کی صورت میں

صوبائی خودمختاری ملنی تھی یہ ہمیشہ پارلیمنٹ سے ملی ہے اور آج کے بعد بھی اگر کچھ ملنا ہے تو اِس پارلیمنٹ سے ملنا ہے اس august House کی struggle سے ملنا ہے۔ بندوق سے violence تو ہوتا ہے قتل وغارت تو ہو سکتی ہے لیکن بندوق کے زور پر کوئی کسی کو rights نہیں دے سکتا۔ جناب اسپیکر! لیکن اُسکے باوجود اگر کوئی violence کا راستہ چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہو تو قانون کی بالادستی، writ of the State کو establish کرنا constitution نے ہمیں ذمہ داری دی ہے۔ وہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اپنے لوگوں کی، معصوم لوگوں کی protection کر سکیں معصوم لوگوں کی قتل و غارت کو روک سکیں۔ ہم اپنے infrastructure کو تباہ ہونے سے روک سکیں۔ ہم اپنی جو ہماری artries ہیں ہماری، ہائی ویز ہیں ہماری، نیشنل ہائی ویز ہیں جو بلوچستان کو سارے پاکستان کے ساتھ ملاتی ہیں اُن کی protection ہماری ذمہ داری ہے اُن ذمہ داریوں کو ہم نے نبھانا ہے اُن ذمہ داریوں سے ہم مبرا نہیں ہو سکتے۔ ہم اُس سے آنکھیں بند نہیں کر سکتے۔ ہم writ of the State کو establish کرنے کی ذمہ داری بلوچستان کے لوگوں نے ہم کو دی ہے اِس نمائندہ ایوان نے ہم کو دی ہے تو کیا ہم اُس ذمہ داری سے مبرا ہو جائیں؟ بالکل نہیں ہوں گے۔ جہاں جہاں violence ہوگا وہاں وہاں ہم اُس violence کے لئے، بار بار ایک پلیٹ فارم پر بیٹھنے کی گزارش کر رہا ہوں کہ ہم بنائیں گے ہم موقع فراہم کریں گے اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے violence کا راستہ اپنایا ہے، لیکن writ of the State یا قانون کی بحالی پر کوئی compromise نہیں ہوگا۔

جناب اسپیکر! اِس august House میں بیٹھے ہوئے جتنے بھی معزز ممبرز ہیں every one of them is like brothers and sisters of me. مَیں صرف وزیر اعلیٰ نہیں ہوں گا مَیں سمجھتا ہوں یہ تمام ممبرز بلوچستان کے وزیر اعلیٰ ہوں گے اور اِن کی عزت واحترام اور تکریم میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ کسی قسم کی وہ برداشت نہیں کی جائے گی اور ان سے بھی یہ ریکوئیسٹ ہے کہ ہم نے اس بلوچستان کو ٹھیک کرنا ہے تو باہر سے آ کر کے کوئی ٹھیک نہیں کریگا اگر نوکریاں آج بِک رہی تھیں اگر نوکریاں آج بکیں گی یا کل بکیں گی تو ذمہ دار لاہور میں بیٹھا کوئی شخص نہیں ہوگا ذمہ دار مَیں ہوں۔ اور میں یقین دلاتا ہوں اِس august House میں کہ آج کے بعد بلوچستان میں کوئی نوکری نہیں بکے گی۔ اب ہم اِن نوجوانوں کو میرٹ پر نوکری دیں گے۔ جو نوکری آئے گی اِنشاءاللہ تعالیٰ میرٹ پر ملے گی یہ جو بکنے کا سلسلہ تھا یہ آج کے بعد وہ لوگ سُن لیں جنہوں نے

یہ نوکریاں بیچی ہیں آج کے بعد اِس گھناؤنے دھندے میں شامل نہ ہوں۔ اگر اِس دھندے میں شامل ہوں گے تو یہ august House ہر ممبر اُنکا گریبان پکڑے گا، حکومت اُنکا گریبان پکڑے گی، قانون اُنکا گریبان پکڑے گا، ہم کسی کو میرٹ کی پامالی کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ جناب اسپیکر! وقت کی کمی کے باعث آخر میں ایک بار پھر اپوزیشن کے دوست، مثبت اپوزیشن کو ہم welcome کریں گے، ہمیشہ ہماری یہ خواہش ہوگی کہ ہم اپوزیشن اور treasury benches کو ساتھ لے کر چلیں۔ بلوچستان اب اِس طرح کی سیاست کا متحمل نہیں ہوسکتا کہ جس طرح کی سیاست میں ادب، تہذیب اور یہ ساری چیزیں ختم ہو جائیں۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ disagree کر سکتے ہیں، ہم ایک دوسرے کے ساتھ policy پر disagree کر سکتے ہیں لیکن ہم ایک دوسرے کا احترام ایک جو ہماری روایات ہیں، ایک دوسرے کا ادب، اُسکا دامن کبھی ہاتھ سے جانے نہیں دیں گے، میں treasury benches اور اپوزیشن کے benches سے بھی میری گزارش ہوگی کہ یہ روایتوں کا امین صوبہ اور روایتوں کی امین اسمبلی ہے ہم اپنی روایتوں کو کبھی نہیں بھولیں گے۔ کسی صورت انشاءاللہ تعالیٰ نہیں بھولیں گے۔

جناب اسپیکر! آخر میں ایک مرتبہ پھر مَیں بلوچستان کے لوگوں کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ میرے دروازے آپ سب کے لیے کھلے ہوئے ہیں۔ میں دن رات محنت کروں گا میری ٹیم دن رات محنت کرے گی اور ہم 16 سے 18 گھنٹے کام پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم 16 سے 18 کام کریں گے اور آپ ہمیں صرف کوئٹہ میں نہیں دیکھیں گے بلوچستان کے دور دراز گاؤں میں دیکھیں گے۔ بلوچستان کے دور دراز ضلعوں میں دیکھیں گے، ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں دیکھیں گے اور ہر اُس دردمند بلوچستانی کے پاس ہمیں پائیں گے جو ہماری humble capacity ہوگی ہم اُسکا issue resolve کرنے کے لیے اُسکی دہلیز پر اِنشاءاللہ وتعالیٰ جائیں گے اور یہ نمائندہ august House جتنے بھی آنریبل ممبرز آئے ہوئے ہیں ہم سب کی یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اِس گورننس کو improve کریں، اِس گورننس کی وجہ سے ہمارے لیے باعث بدنامی ہے۔ اب 18th Amendment کے بعد ہمارے پاس کوئی lame excuse نہیں ہے کہ ہم کسی اور کو موردالزام ٹھہرائیں کہ ہمارے مسائل وفاق کے ساتھ، جناب اسپیکر! وفاق کے ساتھ ہمارے مسائل ضرور ہیں۔ لیکن ہم وہ healthy debate کے ذریعے اُن مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہم ایک مضبوط اکائی بنیں گے اِس وفاق پاکستان کی۔ مضبوط اکائی بن کر، وفاق کے ساتھ ہماری بجلی کے مسائل ہیں۔ آپ کو پتہ ہے کہ بلوچستان agro-economic زیادہ تر اُس کی جو economics ہیں وہ agriculture base ہیں۔ اور وہ بجلی کے بغیر ناممکن ہے۔ جب ہمیں بجلی نہیں ملے گی چار گھنٹے بھی بجلی نہیں ملے گی تو ہمارے زمیندار کیا کریں گے۔ ہم نے یہ issues اُٹھانے ہیں، گیس کے issues، آج صبح میں نواب صاحب کے ساتھ discussion کر رہے تھا کہ اِس

سردی میں اگر ہمارے بلوچستان سے گیس نکلے گی اور ہمارا چولہا گیس کے بغیر ہوگا، ہمارا ہیٹر گیس کے بغیر ہوگا ہم minus appropriate forums پر بلوچستان کی voice بنیں گے۔ بلوچستان کے حقوق کی voice بنیں گے۔ اور مرکزی حکومت کے ساتھ اِس گزارش کے ساتھ کہ یہ جو ہماری مرکزی حکومت کے ساتھ جتنے بھی مسائل ہیں اُنکو اِنشاءاللہ وتعالٰی priority basis پر حل کریں گے اُس میں کچھی کینال کی repair ہے ہمارا اریگیشن کا سسٹم ہے بجلی کے مسائل ہیں گیس کے مسائل ہیں so and so on اِنشاءاللہ وتعالٰی تمام لوگ جتنے بھی میرے بزرگ بیٹھے ہیں بھائی بیٹھے ہیں بہنیں بیٹھی ہیں مَیں آپ سب کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے آپ ہمیشہ اپنے ساتھ پائیں گے اور آپ سے بھی یہ گزارش ہے کہ اِس بلوچستان کی تقدیر بدلنے میں ساتھ دیں۔ ہم نہیں کریں تو کوئی اور نہیں کرے گا۔ پاکستان ہمیشہ زندہ باد، جیئے بھٹو۔

جناب اسپیکر: Thank You جناب چیف منسٹر صاحب! very impressive, very encouraging

جناب اسپیکر: اب مَیں گورنر بلوچستان کا حکم نامہ پڑھ کر سُناتا ہوں۔

ORDER

In exercise of the powers conferred on me by Article 109(b) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I Malik Abdul Wali Kakar, Governor Balochistan, hereby order that on conclusion of business, the Session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Saturday, the 02nd March, 2024.

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک ملتوی کیا جاتا ہے۔.thank you very much

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر 02 بجکر 20 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆